خوف
KHOF
Areeba Shahid

خوف

اریبہ شاہد

Urdu Novels Ghar

رات کے قریب دو بجے جب ہر انس و جاں تاریکی اور سیاہی کی اوٹ تلے نیند کے مزے لوٹ رہے تھے پیاس کی شدت کی خاطر وہ بے چینی سے اپنے بستر پر کروٹیں بدل رہی تھی کہ تبھی اس کی آنکھ کھل گئی۔۔۔

کمرے میں ہوا کا گزر کھلی کھڑکی کی بناء پر تھا جس کا احساس اسے اپنے چہرے پر پڑتی ٹھنڈک سے ہوا۔۔۔اس نے پانی پینے کے ارادے سے سائیڈ ٹیبل پر پڑے جگ کی طرف ہاتھ بڑھایا۔۔۔

کہ اچانک سے اسے اپنے برابر میں کسی کا وجود محسوس ہوا ہمت کرتے ہوئے اس نے برابر میں دیکھا تو وہ وہی لیٹا تھا کالے لباس میں خوفناک چہرے پر مسکراہٹ سجائے منت کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

منت کی یہ بات سوچ کر ہی جان جا رہی تھی کہ نا جانے وہ کب سے یہاں تھا۔۔۔

منت نے زور سے چیخ ماری اس کے ہاتھ میں جو گلاس تھا وہ زمین پر جا گرا اور ٹوٹ گیا۔۔۔

وہ چیخے مارے جا رہی تھی لیکن اس نے محسوس کیا وہ چیخ تو رہی ہے لیکن اس کی آواز نہیں نکل رہی۔۔۔

منت ہمت کرتے ہوئے پڑھتے پڑھتے اپنے بستر سے اٹھی اور کمرے کے دروازے کی جانب بھاگی۔۔۔

اور زور زور سے دروازہ بجانا شروع کر دیا۔۔۔

منت کی نظر سائیڈ ٹیبل سے ہوتی ہوئی بیڈ کی جانب گئی تو اس نے دیکھا وہ وہاں نہیں تھا۔۔۔

اس نے سکھ کا سانس لیا ہی تھا کہ اچانک اسے اپنے پیچھے کسی کا وجود محسوس ہوا منت کو لگا وہ ابھی مر جائے گی۔۔۔۔

وہ جو بھی تھا اسے اپنے بلکل قریب محسوس ہوا۔۔۔

تم مجھ سے اتنا ڈرتی کیوں ہو؟ منت کے کان میں خوفناک سی آواز گونجی۔۔۔

منت ڈر کے مارے کانپنے لگی کہ ایک دم سے دروازہ کھل گیا۔۔۔

منت کیا ہوا؟ حمزہ نے پریشانی سے پوچھا۔۔۔

منت بھاگ کر سائرہ بیگم کے گلے لگ گئی اور رونا شروع کر دیا۔۔۔

منت کیا ہوا ہے؟ سائرہ بیگم گھبرا گئی۔۔۔

و۔۔۔و۔۔۔وہ ان۔۔۔اندر۔۔۔منت اٹکتے ہوئے گھبرائی ہوئی آواز میں بولی۔۔۔

اندر کوئی نہیں ہے۔۔۔حمزہ نے پورے کمرے کا معائنہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

تم نے کوئی برا خواب دیکھا ہو گا سو جاؤ اب۔۔۔حمزہ نے اسے پیار سے سمجھایا۔۔۔

وہ۔۔سچ میں کوئی تھا وہاں۔۔۔منت نے روتے ہوئے کہا۔۔۔

منت کیا ہوا بیٹا اور یہ تمہارے پیر کو کیا ہوا یہ کانچ کیسے لگ گیا۔۔حمزہ پریشانی سے بولتا ہوا اس کی جانب بڑھا۔۔

منت کو یاد آیا جب وہ بیڈ سے اتر کر بھاگی تھی تو اسے کچھ چبھ گیا تھا لیکن اس وقت وہ اتنی خوف زدہ تھی کہ اس پر دیھان نہیں دیا۔۔۔

وہ گلاس ٹوٹ گیا تھا۔۔منت نے پیر کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا چلو تم یہاں بیٹھو میں آتا ہوں۔۔حمزہ نے اسے اندر کمرے میں جانے کا اشارہ کیا۔۔

نہیں میں امی کے ساتھ سو جاؤ گی۔۔منت اب تک ڈری ہوئی تھی۔۔۔

اچھا چلو ٹھیک ہے امی آپ اسے لے جائے میں یہ سب صاف کر دو جب تک آپ اس کے پیر میں بینڈ یج لگا دے۔۔حمزہ نے انہیں جانے کا کہا اور خود واپس آ کر کانچ اٹھانے لگا۔۔۔

منت نے جاتے جاتے مڑ کر دیکھا تو وہ وہی ڈریسنگ ٹیبل کے پاس کھڑا آنکھوں کو غصہ لیے اسے گھور رہا تھا اس نے ڈر کر جلدی سے چہرہ آگے کو کر لیا۔۔۔

حمزہ کانچ اٹھا کر جانے لگا تو اسے ایسا لگا جیسے کوئی اس کے پیچھے کھڑا ہو اس نے فوراً مڑ کر دیکھا وہاں کوئی نہیں تھا خیر وہ اپنا وہم سمجھ کر باہر چلا گیا۔۔۔

جیسے ہی حمزہ باہر گیا ایک ذور دار آواز کے ساتھ دروازہ بند ہو گیا جیسے اسے اچھا نہ لگا ہو منت کا یہاں سے جانا۔۔۔

***

افف اللہ میں کیا کروں کس کو بتاؤ امی کو بتایا تو وہ پریشان ہو جائے گی اور وہ سب میرا وہم نہیں سچ ہے اور اگر میں نے کسی کو بتایا اور اس نے ان کو نقصان پہنچا دیا تو؟

نہیں میں کسی کو نہیں بتاؤ گی یا اللہ تو ہی میری مدد کر اس جن سے میری جان چھڑا دے۔۔۔منت دل ہی دل میں خود سے باتیں کر رہی تھی۔۔۔

منت کیا سوچ رہی ہو بیٹا ناشتہ ٹھنڈا ہو رہا ہے۔۔۔سائرہ بیگم نے اسے سوچوں میں گھم دیکھ کر کہا۔۔۔

کہیں نہیں امی بس ایسے ہی۔۔۔اچھا میں جا رہی ہوں دیر ہو رہی ہے۔۔۔منت، سائرہ بیگم کی آواز پر چونک کر بولی۔۔۔

بیٹا ناشتہ تو کر لو۔۔۔سائرہ بیگم بولی۔۔۔

نہیں امی۔۔۔وہاں کچھ کھا لوں گی۔۔۔اللہ حافظ۔۔۔

اللہ حافظ۔۔۔ایک تو یہ بچے بھی نہ۔۔سائرہ بیگم پلیٹس سمیٹ کر کچن میں لے گئی۔۔۔

***

اوئے کہاں گھم رہتی ہے تو۔۔۔مہر نے منت کی آنکھوں کے آگے ہاتھ لہرایا۔۔۔جو کافی دیر سے درخت کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔

اوہ نہ۔۔نہیں۔۔نہیں کچھ نہیں۔۔۔۔منت نے چونک کر کہا۔۔۔

اگر کوئی بات ہے تو پلیز شئیر کر دیکھ رہی ہوں کافی وقت سے تو ڈسٹرب لگ رہی ہے۔۔۔مہر نے پریشانی سے کہا۔۔۔

مہر منت کی بچپن کی دوست تھی۔۔اور دونوں ایک دوسرے سے کبھی کچھ نہیں چھپاتی تھی کوئی برا ابلم ہو جاتی تو مل کر حل تلاش کرتی۔۔۔گھر پر بھی بہت آنا جانا تھا۔۔دونوں ہی کی کوئی بہن نہیں تھی لیکن یہ ایک دوسرے کو بہنوں سے بڑھ کر مانتی تھی۔۔منت ہمیشہ سے بہت شرارتی تھی وہ ہمیشہ کچھ نہ کچھ کرتی اور مہر کو پھنسا دیتی لیکن اس کا۔اچانک سے خاموش ہو جانا مہر کو کچھ ٹھیک نہیں لگا۔۔۔

نہیں کوئی بات نہیں ہے تو پریشان مت ہو۔۔منت مسکرا کر بولی۔۔۔

لیکن مجھے پھر ایسا کیوں لگ رہا ہے۔۔مہر نے بغور اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا کروں بتا دوں میں مہر کو ہو سکتا ہے کوئی حل نکل آئے۔۔۔منت سوچنے لگی۔۔۔

اوہ میڈم کہاں کھو گئی۔۔۔مہر نے اس کے آگے ہاتھ لہرایا۔۔۔

وہ کہیں نہیں یار میں کچھ پریشان ہوں۔۔منت نے اسے بتانے کا ارادہ کیا۔۔۔

کیا بات ہے؟مہر اس کا چہرہ پڑھنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

یار وہ بات یہ ہے کہ۔۔۔منت بتاتے بتاتے رکی اور گھبرا کر مہر کے عقب میں دیکھا تو وہاں اسے وہی جن نظر آیا اس نے اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھی ہوئی تھی مانوں کہہ رہا ہوں کہ خاموش۔۔۔

آگے بتا؟ پیچھے کس کو دیکھ رہی ہے مہر نے پیچھے دیکھا تو کوئی نہیں تھا۔۔

یا بس پڑھائی کی وجہ سے پریشان ہوں۔۔منت نے بہانا بنا دیا۔۔کیونکہ اسے ڈر تھا کہ کہیں وہ مہر کو نقصان نہ پہنچا دے۔۔۔

پکا۔۔مہر کا دل مطمئن نہیں ہوا۔۔۔۔

جی۔۔۔منت مسکرا دی۔۔

میرا دل نہیں مانتا تو کہتی ہے تو مان لیتی ہوں۔۔۔مہر نے منہ بنایا۔۔

اچھا اب چل۔۔۔منت اسے اپنے ساتھ لے گئی۔۔

****

منت بیٹا تم گھر پر رک جاؤ گی اکیلی بس کچھ دیر تک کے لیے۔۔۔سائرہ بیگم بولی۔۔۔

نہیں۔۔۔منت جھٹ سے بولی۔۔

بیٹا مجھے اور امی کو ذرا کہیں جانا ہے اس لیے کہہ رہے ہے بس کچھ دیر کے لیے ہم عشاء سے پہلے آجائے گے۔۔۔حمزہ نے پیار سے سمجھایا۔۔۔

نہیں بھائی مجھے ڈر لگے گا۔۔۔۔منت نے ڈری ہوئے آواز میں کہا۔۔۔

اچھا حمزہ ایک کام کرو میرا وہاں جانا زیادہ ضروری ہے تم یہاں رک جاؤ میں سیمہ کے ساتھ چلی جاؤ گی۔۔۔سائرہ بیگم کو بھی ٹھیک نہیں لگا رات والے واقع کے بعد اسے اکیلے چھوڑ کر جانا۔۔۔

اوکے امی۔۔۔میں طلحہ کو کہہ دیتا ہوں آپ کو آکر لے جائے وہ۔۔۔حمزہ نے کہا۔۔۔

***

ٹھیک ہے اپنا خیال رکھنا اور بہن کا بھی میں جلدی آنے کی کوشش کروں گی۔۔۔سائرہ بیگم چادر اپنے گرد لپیٹتے ہوئے بولی۔۔۔

جی امی ٹھیک ہے اللہ حافظ حمزہ اور منت انہیں دروازے تک چھوڑ کر واپس اندر آ گئے۔۔۔

***

(منت کے والد صاحب کا کافی عرصے پہلے انتقال ہو گیا تھا۔۔۔

اور تب سے ہی سائرہ بیگم منت اور حمزہ کو ماں اور باپ دونوں بن کر پال رہی تھی حمزہ نے پڑھائی ختم ہونے کے بعد چھوٹا سا کوئی بزنس شروع کر لیا تھا اور منت ابھی پڑھ رہی تھی۔۔۔

ان کی چھوٹی سی فیملی بیپت سکون سے زندگی گزار رہی تھی۔۔۔

کہ اچانک منت کو نا جانے کیا ہوا تھا وہ کافی کافی دیر بیٹھ کر ایک جگہ ہی دیکھتی رہتی راتوں کو چونک کر اٹھ جاتی بار بار ڈرنے لگی تھی اور گھر والے اب تک یہی سمجھ رہے تھے کہ شاید یہ سب اس کا وہم ہے۔۔۔

لیکن اب یہ وہم تھا یا حقیقت یہ تو صرف منت ہی جانتی تھی۔۔۔۔)

****

منت چائے بنا دو یار سر درد کر رہا ہے۔۔حمزہ نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

جی لاتی ہوں۔۔۔منت کچن کی جانب چلی گئی۔۔۔

منت کچن میں کھڑی چائے بنا رہی تھی کہ ایک دم سے دروازہ بند ہو گیا۔۔۔منت نے چونک کر سامنے دیکھا۔۔۔
اسے محسوس ہوا کہ کوئی اس کے پیچھے کھڑا ہے وہ کچھ کہہ رہا تھا لیکن منت سمجھنے سے قاصر تھی۔۔۔
اس نے ہاتھ بڑھا کر منت کی گردن کو چھوا منت کو لگا جیسے کسی نے کانٹوں بھری کسی چیز سے اسے چھوا ہو۔۔۔
منت نے خوف سے آنکھیں میچ لی۔۔اور جو جو یاد تھا پڑھنا شروع کر دیا وہ چیز ایک دم سے اس سے دور ہوئی اور دروازہ کھل گیا۔۔۔
منت کیا ہوا یار چائے بنا رہی ہو یا پائے؟ حمزہ کچن میں داخل ہوا۔۔۔
منت نے اب تک خوف کے مارے آنکھیں بند کی ہوئی تھی۔۔۔اور پڑھے جا رہی تھی۔۔۔
منت۔۔منت کیا ہوا؟ حمزہ اسے یوں دیکھ کر ایک دم پریشان سا ہو گیا۔۔۔
منت کی آنکھیں اب تک بند تھی۔۔۔
منت۔۔۔حمزہ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تو منت نے ایک دم سے آنکھیں کھول دی۔۔۔
بھائی۔۔وہ۔۔منت گھبراتے ہوئے بولی۔۔۔
کیا ہوا؟ تم تو چائے بنانے آئی تھی نہ؟ حمزہ نے پوچھا۔۔۔
جی۔۔منت نے روتے ہوئے کہا۔۔۔
پھر؟ اور وہ دیکھو ابھی ساری چائے گر جاتی۔۔۔حمزہ نے جلدی سے چولہا بند کیا۔۔۔
یہ کیا ہوا ہے؟ حمزہ نے اس کی گردن کی طرف اشارہ کیا جہاں پر ہلکا سا خون لگا تھا۔۔۔
منت نے فوراً سے اپنی گردن کو چھوا تو اس کے ہاتھ میں خون آ گیا۔۔۔
وہ۔۔وہ۔۔بس چوٹ لگ گئی تھی۔۔۔منت نے بہانا بنا دیا۔۔۔
اچھا جاؤ اس پر کچھ لگاؤ میں لاتا ہوں چائے ویسے کام سے بچنے کے لیے بہانے تو نہیں بنا رہی نہ؟ دیکھو بہانے نہیں

چلے گے میں کچھ نہیں کرونگا۔۔۔حمزہ نے اسے ہنسانے کے لیے کہا۔۔۔

نہیں۔۔منت اس کی بات پر مسکرادی۔۔۔

****

سن تجھے وہ اچھا لگتا ہے نہ؟مہر اس کے برابر میں آکر کھڑی ہوگئی۔۔۔

کون؟منت انجان بنی۔۔۔

تو جانتی ہے میں کس کی بات کر رہی ہوں۔۔۔۔۔مہر نے اسے ہلکا سا تھپڑ رسید کیا۔۔۔

نہیں جانتی تو بتا۔۔۔منت نے ہنس کر کہا۔۔۔

طلحہ کی اور کس کی۔۔۔مہر لب دبائے مسکرانے لگی۔۔۔

نہیں جی ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔منت نے اسے گھورا۔۔۔

اوہ اچھا جی جبھی دور دور کھڑے ہو کر دیکھتی رہتی ہے۔۔۔اور بتا کیوں نہیں دیتی کزن ہے یار تمہارا میں ہوتی نہ کب کا بتا دیتی۔۔۔مہر نے مزے سے کہا۔۔۔

ایسی کوئی بات نہیں ہے تم زیادہ اپنا دماغ نہ چلاؤ۔۔۔۔منت نے اس کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا وہ دیکھ وہ ادھر ہی آرہا ہے۔۔۔مہر نے اس کے کندھے پر کندھا مارا۔۔۔

افففف۔۔منت بولی۔۔۔

السلام وعلیکم۔۔کیسی ہو تم دونوں؟۔۔طلحہ نے خوش اخلاقی سے کہا۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔ٹھیک۔۔منت بولی۔۔۔

وعلیکم السلام میں ٹھیک ہوں تم کیسے ہو؟مہر مسکرا کر بولی۔۔۔

اللہ کا شکر میں بھی ٹھیک۔۔طلحہ مسکرایا۔۔۔

چلو ہم چلتے ہیں ہمیں کام تھا نہ لائبریری میں مہر۔۔۔ابھی طلحہ سوچ ہی رہا تھا آگے بات کرنے کو کہ منت نے مہر سے کہا۔۔۔

کون سا کام؟ مہر نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

یاد کرو۔۔۔منت نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔

اوہ ہاں یاد آ گیا۔۔۔مہر نے ناٹک کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کیونکہ وہ جانتی تھی ابھی اگر وہ نہیں گئی تو منت نے اس کا قاتل کر دینا تھا۔۔۔

او کے اللہ حافظ۔۔مہر اور منت کہتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔۔۔

اللہ حافظ۔۔۔طلحہ آہ بھر تا رہ گیا۔۔۔

***

مجھے سمجھ نہیں آتا میں کیا کروں میں تو اپنی محبت کا اظہار تک نہیں کر سکتی اگر کیا تو پتہ نہیں کیا ہو گا اور کسی کو کچھ بتا بھی تو نہیں سکتی یا اللہ تو ہی مدد کر میری نا جانے کب کیوں یہ آفت میرے سر آ گئی ہے کیسے نکلوں اس سب سے۔۔۔۔

منت اپنے جذبات احساسات ڈائری کے پنوں میں اتار رہی تھی۔۔۔کیونکہ ابھی وہ اس بارے میں کسی کو کچھ بھی بتانے سے ڈر رہی تھی۔۔۔۔۔

منت ابھی لکھ ہی رہی تھی کہ اچانک سے کمرے کی لائٹس جلنے بجھنے لگی۔۔منت کو خوف و ہراس نے گھیر لیا۔۔۔

پھر ایک دم سے ساری لائٹس آف ہو گئی اور کمرے میں گھپ اندھیرا چھا گیا۔۔۔

منت لمبی لمبی سانسیں لینے لگی۔۔۔منت کو لگا وہ اس کے پیچھے ہی کھڑا ہے منت کو اپنی جان جاتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔

اس نے منت کے بالوں پر ہاتھ پھیرا اور کمر سے بال ہٹا کر آگے کو کیے۔۔۔منت کو لگا وہ ابھی مر جائے گی۔۔اس نے بھاگنا چاہا لیکن وہ ہل بھی نہیں پا رہی تھی منت روتے ہوئے دل ہی دل میں دعائیں کرنے لگی کہ کوئی آجائے کمرے میں۔۔۔۔

وہ اس پر جھکنے ہی لگا تھا کہ اچانک سائرہ بیگم کمرے میں داخل ہوئی اور ساری لائٹس پھر جل اٹھی اور کمرہ روشنی میں نہا گیا۔۔۔اور وہ جن غائب ہو گیا۔۔۔

منت ایسے کیوں کھڑی ہو باہر آجاؤ تمہاری پھپھو آئی ہیں۔۔۔سائرہ بیگم نے منت ک یوں بنا دوپٹے کے کھڑا دیکھ کر کہا۔۔۔

وہ۔۔وہ۔۔کچھ نہیں آپ جائے میں آتی ہوں۔۔۔منت نے آنسوں صاف کیے اور انہیں بتانا مناسب نہ سمجھا۔۔۔

ٹھیک ہے جلدی آؤ۔۔۔سائرہ بیگم دروازہ بند کر کے جانے لگی۔۔۔

امی ایسے کھلے رہنے دے۔۔منت انہیں جانا دیکھ کر جلدی سے بولی۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔سائرہ بیگم چلی گئی۔۔۔

منت حلیہ درست کر کے باتھ روم سے نکلی تو اسے وہاں کسی کا سایہ نظر آیا۔۔۔۔

منت فوراً وہاں سے بھاگ کر باہر چلی گئی۔۔۔

منت کے باہر جاتے ہی اس کا خوفناک قہقہ کمرے میں گونجا اور اس قہقے نے باہر تک منت کا پیچھا کیا۔۔۔

***

اللہ اللہ کہاں بھاگی جا رہی ہو؟منت بھاگتے ہوئے آرہی تھی کہ سامنے سے آتے طلحہ سے ٹکرا گئی۔۔۔

اوہ۔۔۔وہ۔۔بس ویسے ہی۔۔منت نے سنبھالتے ہوئے کہا۔۔۔

پھپھو کہاں ہے؟منت نے اس کو کچھ کہنا کا موقع نہیں دیا۔۔۔

باہر ہے۔۔ طلحہ نے اشارے سے بتایا۔۔۔

منت فوراً باہر کی جانب بھاگی۔۔۔

عجیب لڑکی ہے۔۔۔ طلحہ ہنس دیا۔۔۔

***

السلام وعلیکم پھپھو کیسی ہیں آپ؟منت نے آکر سلام کیا۔۔۔

وعلیکم السلام میں بلکل ٹھیک اللہ کا کرم ہے تم کیسی ہو؟ پھپھو کی یاد نہیں آتی تمہیں بندہ مہینے میں ہی آجاتا ہے لیکن تم نے تو قسم کھار کھی ہے نہ آنے کی۔۔۔ پھپھو نے شکوہ کیا۔۔۔

ارے پھپھو ناراض نہ ہو آؤنگی نہ ضرور آؤنگی ان شاءاللہ۔۔منت انہیں منانے لگی۔۔۔

بس بس پتہ ہے۔۔۔ پھپھو مصنوعی ناراضگی سے بولی۔۔۔

اچھا ناراض تو نہ ہو۔۔۔منت ان کے پیچھے آکر گلے میں بازو ڈال کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

یہ باتیں چھوڑو سیمہ تم یہ بتاؤ ہم اپنی بہو کو کب لینے آئے بہت من مانی ہو گئی تمہاری اب تو ماشاءاللہ سے اس کی پڑھائی بھی ختم ہو گئی ہے میں تو کہتی ہوں اگلے مہینے کی شروع کی تاریخوں میں ڈیٹ فیکس کر لیتے ہیں۔۔۔ سائرہ بیگم پرجوش ہو کر بولی۔۔۔

ارے اتنی جلدی کیسے ہو گا سب۔۔۔ سیمہ بیگم پریشانی سے بولی۔۔۔

بھئی ہمیں اپنی بیٹی دو جوڑوں میں بھی قبول ہے کسی چیز کی کمی نہیں ہمیں بس میں نے بہت مان لی تمہاری اب بس۔۔۔ سائرہ بیگم فیصلہ کن انداز میں بولی۔۔۔

ٹھیک ہے پھر۔۔۔ سیمہ بیگم کو ان کی خواہش کے آگے سر جھکانا پڑا۔۔۔

منت خود کو کسی کی نظروں کے حصار میں محسوس کر رہی تھی وہ بار بار اِدھر اُدھر دیکھنے لگی۔۔۔

کیا باتیں ہو رہی ہے؟ حمزہ اور طلحہ لاؤنج میں داخل ہوتے ہوئے بولے۔۔۔

آؤ تمہاری شادی کی بات چل رہی ہے۔۔۔۔ سائرہ بیگم ہنستے ہوئے بولی۔۔۔

اچھا جی۔۔۔ حمزہ آکر بیٹھ گیا۔۔۔

جب کہ طلحہ وہی کھڑا منت کو دیکھنے لگا جو چہرے سے کچھ پریشان لگ رہی تھی۔۔۔۔

کچھ دیر بعد کھانے سے فارغ ہو کر منت اپنے کمرے میں آگئی۔۔۔

***

منت۔۔۔ طلحہ کچھ دیر بعد اسے ڈھونڈتا ہوا کمرے میں آیا۔۔۔

منت۔۔۔ اس نے جب سنا نہیں تو طلحہ نے اس بار تھوڑی بلند آواز میں اسے پکارا۔۔۔۔

ہا۔۔۔ ہاں۔۔ منت ایک دم سے ڈر کر پیچھے ہوئی۔۔۔

ارے میں ہوں۔۔۔ طلحہ اس کے سامنے آگیا۔۔۔

تم نے ڈرا دیا مجھے۔۔۔ منت نے لمبی لمبی سانسیں لیتے ہوئے کہا۔۔۔

تمہیں کون ڈرا سکتا ہے تم خود ایک چڑیل ہو۔۔۔ اس نے اسے چھیڑا۔۔۔

تمہیں کوئی کام تھا؟ منت نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔۔۔

طلحہ کو عجیب لگا کیونکہ وہ ایسی نہیں تھی۔۔۔

نہیں۔۔۔ طلحہ ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

پھر؟ منت نے اسے دیکھا۔۔۔

پھر کیا؟ کیا ہم بنا کام کے بات نہیں کر سکتے؟ طلحہ کے لہجے میں ناراضگی تھی۔۔۔

نہیں۔۔۔مطلب ہاں۔۔۔۔افف تم یہاں سے جاؤ۔۔۔منت کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا کہے۔۔۔

منت کچھ ہوا ہے کیا یار تم بات نہیں کرتی ایک وقت تھا جب ہم اچھے دوست تھے آج کالج میں بھی چلی گئی میں بہت ٹائم سے نوٹ کر رہا ہوں تم پریشان رہتی ہو یار میں صرف تمہارا کزن نہیں دوست بھی ہوں کوئی بات ہے تو بتاؤ پلیز۔۔۔طلحہ پریشانی سے بولتا ہوا آگے کو ہوا۔۔۔

طلحہ پلیز جاؤ منت اچانک گھبرا گئی۔۔۔

پہلے مجھے بتاؤ کیا بات ہے اس نے اس کا ہاتھ پکڑا۔۔۔

طلحہ تم جاؤ منت گھبراتے ہوئے طلحہ کے پیچھے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

کیا ہے پیچھے ؟طلحہ مڑنے لگا تھا کہ منت نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑایا اور موقع دیکھتے ہی طلحہ کو کمرے سے باہر نکال دیا اور دروازہ بند کر لیا۔۔۔

کیا عجیب لڑکی ہے یہ۔۔۔طلحہ نے نفی میں سر ہلایا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔

***

اندر کمرے میں اچانک سب لائٹس آف ہو گئی کمرے میں گھپ اندھیرا چھا گیا۔۔۔

پھر ایک دم ساری لائٹس جلنے بجھنے لگی اور کمرے کی ہر چیز کوئی اِدھر سے اُدھر پھینک رہا تھا بلکہ یوں کہنا سہی رہے گا کہ پٹخ رہا تھا۔۔۔

منت نے ڈر کے مارے آنکھیں بند کر لی۔۔۔

پلیز بند کرو یہ سب۔۔۔منت روتے ہوئے چیخی۔۔۔۔

کچھ دیر بعد منت نے محسوس کیا آواز آنا بند ہو گئی ہے۔۔۔

اس نے آنکھیں کھولی تو ایک دم سے ڈر کر پیچھے ہوئی۔۔۔

تم صرف میری ہو۔۔۔سامنے شیشے پر خون سے لکھا ہوا تھا۔۔۔

سامنے شیشے پر لکھے لفظ نے اس کو اور خوفزدہ کر دیا۔۔۔

منت نے اپنے آس پاس نظریں گھمائی تو پورا کمرہ تیھس نیھس ہو گیا تھا وہ وہی اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔۔۔

***

بیٹا اب بس کچھ ہی دن ہے تو منت کو لے جاؤ اور ماہین کے لیے شاپنگ کر آؤ بلکہ ایک کام کرو ردا اور ماہین دونوں کو بھی لے جاؤ اپنی پسند سے لے لیں گی جو لینا ہو گا۔۔۔سائرہ بیگم ناشتہ کرتے ہوئے بولی۔۔۔

جی امی ٹھیک ہے۔۔۔منت تم کالج سے آجانا پھر چلے گے۔۔۔حمزہ نے منت سے کہا جو کہیں اپنی ہی سوچوں میں گھم تھی۔۔۔

منت۔۔۔حمزہ نے اسے پکارا۔۔۔

جی۔۔جی۔۔بھائی۔۔منت نے چونک کر دیکھا۔۔۔

مجھے لگ رہا ہے تم خوش نہیں میری شادی سے۔۔۔حمزہ نے مصنوعی ناراضگی سے کہا۔۔۔

نہیں بھائی میں تو بہت خوش ہوں۔۔۔منت بولی۔۔۔

اچھا پھر تم نے ابھی باتیں سنی جو ہم کر رہے تھے؟حمزہ نے آئبرو اچکا کر پوچھا۔۔۔

ہاں ہاں سنی ہے۔۔۔۔منت نے جھوٹ بولا۔۔۔

اچھا کیا باتیں کی ہم نے؟حمزہ اب پوری طرح سے اس کی طرف متوجہ ہو گیا۔۔۔

وہ۔۔منت سوچنے لگی۔۔۔

حمزہ اسے گھورنے لگا۔۔۔

سوری۔۔۔منت نے کان پکڑ کر معصوم سی شکل بنائی۔۔۔

پاگل لڑکی۔۔۔میں کہہ رہا تھا کالج سے آجاؤ تو پھر شاپنگ پر چلے گے۔۔۔بلکہ میں طلحہ کو کہہ دیتا ہوں تم ردا اور ماہی اس کے ساتھ چلی جاؤ میں کام ختم کر کے تم لوگوں کو جوائن کر لونگا ہوں اوکے۔۔۔۔حمزہ نے کہا۔۔۔

جی۔۔۔منت نے سر اثبات میں ہلا دیا۔۔۔

***

شاپنگ کر کہ واپس آتے میں ان لوگوں کو کافی دیر ہو گئی تھی۔۔۔۔

منت نے گھر آکر سائرہ بیگم کو ساری شاپنگ دیکھائی اور پھر سارے کام سے فارغ ہوتے ہوتے اسے رات کا ایک بج گیا۔۔۔

منت سب کاموں سے فارغ ہو کر اپنے کمرے میں آگئی۔۔۔

تھکان کی وجہ سے بستر پر لیٹتے ہی اسے نیند آگئی۔۔۔

"منت "کچھ دیر بعد اسے آواز سنائی دی۔۔اس کی نیند میں خلل پیدا ہوا۔۔۔

"منت "اس بار تھوڑی بلند آواز آئی۔۔۔منت پھر بھی لیٹی رہی۔۔۔نیند کی وجہ سے اس کی آنکھیں ہی نہیں کھل رہی تھی۔۔۔

"منت "اس بار آواز ایسی تھی جیسے غصے میں کوئی چیخا ہو۔۔۔

منت ڈر کر ایک دم سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔سامنے کھڑکی کے پاس پھر وہی سایہ نظر آیا۔۔۔۔

منت خوف کے مارے کانپنے لگی۔۔۔اس نے بیڈ پر پڑی چادر اٹھائی اور چہرے تک اوڑھ لی۔۔۔

"منت "کچھ دیر بعد وہی خوفناک آواز پھر سے سنائی دی۔۔۔منت نے آنکھیں میچ لی۔۔۔

"منت "کوئی سخت لہجے میں بولا۔۔۔

اس بار منت کو ایسا لگا کہ وہ اس کے پیروں کے پاس کھڑا ہو۔۔۔

منت خاموشی سے آنسوں بہائے جا رہی تھی کہ ایک بار پھر کسی نے غصے میں اس کا نام لیا اور اس بار ساتھ ساتھ اس کی چادر کھینچی۔۔۔۔

منت کو جان جاتی ہوئی محسوس ہوئی وہ خوف کے مارے رونے لگی۔۔۔

منت نے روتے روتے آیت الکرسی پڑھنا شروع کر دی۔۔۔۔

پھر ایک دم خاموشی چھا گئی۔۔۔منت نے آنکھیں کھولی۔۔تو سامنے کوئی نہیں تھا۔۔اور دروازہ کھلا تھا منت بیڈ سے اٹھ کر باہر جانے کے لیے دروازے کی جانب بھاگی۔۔۔۔

کہ ایک ذور دار آواز کے ساتھ دروازہ بند ہو گیا۔۔۔اور کسی کی خوفناک ہنسی کی آواز کمرے میں گونجی۔۔۔

منت کو خوف و ہراس نے گھیر لیا۔۔۔

پلیز مجھے جانے دو۔۔۔منت نے روتے ہوئے منت کی۔۔۔

اچانک سے کسی نے اس کو بالوں سے پکڑا اور دیوار کی جانب دھکا دیا۔۔۔

منت کا سر دیوار میں جا کر لگا اور سر سے خون رسنے لگا۔۔۔پھر دروازہ کھل گیا۔۔۔

منت بے حوش ہو چکی تھی

صبح جب سائرہ بیگم نماز کے لیے منت کو جگانے آئی تو اسے بے حوش دیکھ کر گھبرا گئی۔۔۔

حمزہ کو بلا کر اسے بیڈ پر لیٹایا اور مرہم پٹی کر کے اس کے حوش میں آنے کا انتظار کرنے لگی۔۔۔

آہ میرا سر منت اپنے سر پر ہاتھ رکھتی ہوئی اٹھی۔۔۔

سائرہ بیگم جو اس کا انتظار کرتے کرتے وہی سو گئی تھی منت کے اٹھنے پر جاگ گئی۔۔۔

منت بیٹا اب کیسی ہو؟ سائرہ بیگم نے پیار سے پوچھا۔۔۔

میں۔۔۔مجھے۔۔کیا ہوا؟ منت اٹکتے ہوئے بولی۔۔۔

منت میں جب آئی تم یہاں پر گری ہوئی تھی۔۔۔

سائرہ بیگم نے بتایا تو منت کو ایک دم سے سب یاد آ گیا۔۔۔

وہ۔۔۔ہاں میں گر گئی تھی۔۔۔منت نے کھوئے ہوئے انداز میں کہا۔۔

کیسے ؟ سائرہ بیگم پریشانی سے بولی۔۔۔

وہ۔۔وہ ہاں بلی آ گئی تھی کھڑکی سے تو میں ڈر گئی تھی باہر جانے لگی تو ٹکرا گئی تو بے ہوش ہو گئی۔۔۔منت نے سوچتے ہوئے کہا۔۔۔

لیکن۔۔۔کھڑکی تو بند ہے۔۔سائرہ بیگم نے اشارہ کیا۔۔۔

وہ میں نے بند کر دی تھی پھر باہر آ رہی تھی۔۔۔منت نے بہانا بنا دیا۔۔۔

اچھا چلو فریش ہو جاؤ میں حمزہ کو بتا دوں پریشان ہو رہا تھا وہ۔۔۔سائرہ بیگم بولی۔۔۔

جی۔۔منت نے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔

سائرہ بیگم کے جانے کے بعد منت اٹھ کر فریش ہونے چلی گئی۔۔۔

***

السلام و علیکم کیا ہو رہا ہے گرلز۔۔۔طلحہ نے آتے ہوئے کہا۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔کچھ نہیں ہو رہا۔۔۔مہر بولی۔۔۔

منت مجھے تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے۔۔۔طلحہ نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

میں جاتی ہوں کچھ کام یاد آ گیا۔۔مہر منت کو آنکھ مارتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔۔۔

منت کا دل کیا اس کا قاتل کر دے۔۔۔

بولو۔۔۔منت نے بورڈ کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا؟طلحہ لب دبائے مسکرانے لگا۔۔۔

کیابات کرنی تھی؟منت نے پوچھا۔۔۔

یار تم کتنی نکچڑی ہو گئی ہو۔۔۔طلحہ نے خفگی سے کہا۔۔۔

یہ بات کرنی تھی؟منت نے اسے گھورا۔۔۔

نہیں۔۔۔طلحہ نے کہا۔۔۔

جو بات کرنی ہے جلدی کرو ورنہ میں جاؤں؟منت بے رخی سے بولی۔۔۔

اچھا رو کو بتاتا ہوں۔۔طلحہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جانے سے روکا۔۔۔۔

ہمم ہاتھ چھوڑو اس نے گھور کر اسے دیکھا۔۔۔

کھڑوس۔۔۔طلحہ نے ہاتھ چھوڑتے ہوئے دھیمی سے آواز میں کہا کہ بمشکل وہ خود سن پایا ہو گا۔۔۔

کچھ کہا۔۔۔منت نے آبرو اچکائی۔۔۔

نہیں میری مجال۔۔طلحہ نے منہ بنایا۔۔۔

کرو بھی بات۔۔۔منت نے بات پر زور دیا۔۔۔

تمہیں اس دن میں نے کسی سے بات کرتے ہوئے سنا تھا کون تھا وہ؟؟طلحہ سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔۔

م۔مج۔مجھے۔۔۔منت نے خود پر انگلی رکھی۔۔۔

جی جی طلحہ نے سر ہلا دیا۔۔۔

ہاں بتاؤ کون تھا وہ؟؟طلحہ کہتا ہوا آگے کو ہوا۔۔

ن۔نہی۔نہیں کوئی نہیں تھا۔۔منت کو لگا کہ ایسے پتہ چل گیا۔۔۔

تو اتنا گھبرا کیوں رہی ہو؟طلحہ نے اس کا جائزہ لیا۔۔۔

نی۔۔ نہیں۔۔م۔۔میں۔۔ نہیں گھبرا رہی۔۔۔منت نے اٹکتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھاااااطلحہ نے اچھا کو لمبا کھینچا۔۔۔

ہمم ہمم۔۔۔منت نے ذور ذور سے سر ہلایا۔۔۔

کچھ چھپا رہی ہو؟طلحہ نے بغور اس کا چہرہ دیکھا۔۔۔

نہیں تو اور تم پیچھے ہٹو۔۔۔منت نے اسے خود سے دور کیا۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔اس کی حالت پر طلحہ نے ذور دار قہقہ لگایا۔۔۔

تم ہنس کیوں رہے ہو؟منت نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔۔

تم پر ہنسی آ رہی ہے حالت دیکھو اپنی میں تو مزاق کر رہا تھا تم سے۔۔۔طلحہ لب دبائے مسکرانے لگا۔۔۔

مر جاؤ۔۔۔منت چڑ گئی۔۔۔

کس پر؟طلحہ ابھی بھی مسکرا رہا تھا اسے تنگ کرنے میں اسے شروع سے ہی مزہ آتا تھا۔۔۔

دفع ہو جاؤ تم۔۔۔منت نے غصے سے کہا۔۔

ویسے ایک بات بتاؤ واقع کوئی ہے کیا؟جو اتنا گھبرا رہی تھی؟طلحہ نے اسے چھیڑا۔۔۔۔

طلحہ تم بہت فضول بولتے ہو میں جا رہی ہوں۔۔۔منت نے وہاں سے جانے میں ہی اپنی بہتری سمجھی۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔طلحہ ہنسنے لگا۔۔۔

***

فنکشن ہال میں رکھا گیا تھا۔۔۔

منت جانے کے لیے تیار ہو رہی تھی کہ اچانک وہ اس کے پیچھے آ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

منت کی سانس اٹک گئی۔۔۔

وہ اپنا بالوں سے بھرا ہاتھ اس کی کمر تک لایا اور اس کے بال سائیڈ کر کے گردن پر جھکا۔۔۔

منت کو اس سے وحشت ہو رہی تھی لیکن اس کی اتنی ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ وہ یہاں سے بھاگ جائے۔۔۔

یا اللہ کوئی آ جائے منت دل دل میں آنکھیں بند کیے دعا کرنے لگی۔۔۔

تم بہت خوبصورت ہو۔۔۔ اسے اپنے کان میں خوفناک سی آواز میں سرگوشی سنائی دی۔۔۔

ڈر کے مارے اسے اپنی جان جاتی محسوس ہوئی۔۔۔

منت یہاں کیا کر رہی ہو امی انتظار کر رہی ہے تمہارا۔۔۔ حمزہ نے منت کو آنکھیں بند کیے ڈریسنگ کے سامنے کھڑا دیکھ کر عجلت میں کہا۔۔

شکر۔۔۔ منت نے سکھ کا سانس لیا۔۔۔ وہ غائب ہو چکا تھا۔۔۔

جی بھائی روکیں میں آئی۔۔ منت تیزی سے باہر کی جانب گئی۔۔۔

منت کے جاتے ہی اس نے غصے سے ٹیبل پر رکھا فوٹو فریم جس میں منت اور حمزہ کی تصویر تھی وہ ذور سے زمین پر پھینکا۔۔۔

جیسے اسے حمزہ کا اس کے کام میں دخل دینا پسند نہ آیا ہو۔۔۔

***

منت نے ہال میں انٹری کی تو طلحہ کی نظریں اس پر ٹھہر گئی۔۔۔

کیونکہ مہندی اور مایوں ساتھ ہی تھا تو منت نے لائٹ گرین پر پیلے کلر کے کنٹرس کے ساتھ لہنگا پہنا تھا۔۔۔ کمر تک آتے سنہرے بالوں کو کھول رکھا تھا۔۔۔ چہرے پر لائٹ سا میک اپ کیے وہ نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔

طلحہ بھی کچھ کم نہیں لگ رہا تھا وائٹ کلر کے شلوار کمیز میں بالوں کو جیل لگائے وہ دل نشین لگ رہا تھا۔۔۔

اوہ بھائی نظر لگائے گا کیا منت کو۔۔۔عاشر نے آکر طلحہ کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

نہیں یار میں تو اسے سب کی نظروں سے چھپا کر رکھنا چاہتا ہوں۔۔۔طلحہ اسے دیکھ کر مسکرانے لگا۔۔۔

اور بھابھی بولا کر اسے تو۔۔۔طلحہ نے اسے مکا مارا۔۔۔

تو سیریس ہے؟عاشر نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

جی بلکل۔۔۔طلحہ بولا۔۔۔

اور وہ؟عاشر نے آئبرو اچکا کر پوچھا۔۔۔

پتہ نہیں۔۔لیکن تو دیکھنا شادی تو میں منت سے ہی کرونگا ورنہ وہ گانا ہے نہ تجھ کو ہی دلہن بناؤ گا ورنہ کنوارہ مر جاؤں گا۔۔۔طلحہ نے ہنستے ہوئے گانا گا کر بتایا۔۔۔

مجھ سے شادی کرے گا؟عاشر نے انگلی خود پر رکھی۔۔۔

ڈفر منت کی بات کر رہا ہوں۔۔طلحہ نے اس کے سر پر چپت لگائی۔۔۔

اوہ اچھا تو تو دیوانہ بن گیا ہے۔۔۔عاشر ہنس دیا۔۔۔

***

پورے فنکشن میں طلحہ کی نظریں بس منت پر تھی۔۔۔لیکن منت ایک اور کسی شخص کی نظروں کے حصار میں تھی جو اس پر پل پل نظر رکھ رہا تھا۔۔۔

پیاری لگ رہی ہو۔۔۔منت اکیلی کھڑی تھی تو طلحہ موقع دیکھ کر اس کے پاس آگیا۔۔۔

شکریہ۔۔۔منت مسکرا دی۔۔۔

اور میں؟طلحہ نے منہ بنا لیا کہ میری تعریف نہیں کی۔۔۔

تم بھی اچھے لگ رہے ہو۔۔۔منت بولی۔۔۔

ٹھنکس۔۔۔ طلحہ نے سر کو خم دیا۔۔۔

ویسے تم خوش نہیں لگ رہی۔۔۔ طلحہ نے اِدھر اُدھر دیکھ کر کہا۔۔۔

نہیں تو کس نے کہا؟ منت نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

مجھے پتہ ہے تم خوش نہیں اور وجہ بھی پتہ ہے۔۔۔ طلحہ نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا بتاؤ پھر۔۔۔ منت اس کی طرف مڑی۔۔۔

یہی کہ حمزہ بھائی شادی کر رہے ہیں تمہاری پہلے ہونی چاہیے تھی یہی سوچ رہی ہو نہ تم؟ اور اسی وجہ سے تم خوش نہیں۔۔۔ طلحہ لب دبائے مسکرا رہا تھا۔۔۔

جی نہیں۔۔۔

اور اس کا حل ہے میرے پاس میں نے تمہارے لیے ایک رشتہ دیکھا ہے۔۔۔

منت نے آگے بھی کچھ کہنا چاہا لیکن طلحہ بیچ میں بول پڑا۔۔۔

اچھا کس کا رشتہ دیکھا ہے؟ منت کو اس کی باتوں پر ہنسی آ رہی تھی۔۔۔ اس وقت وہ اسے رشتے کروانے والی آنٹی لگ رہا تھا۔۔۔

وقت آنے پر بتاؤ گا۔۔۔ طلحہ نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

پاگل۔۔۔ منت کہتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔۔۔

تمہارے لیے۔۔۔ طلحہ نے کہا اور مسکرا دیا۔۔۔

***

ماہین بھی آج بہت پیاری لگ رہی تھی اس نے پیلے کلر کی گھیر والی فراک پہن رکھی تھی اور اس پر پھولوں والی جیولیری میں چہرے پر لائٹ سا میک اپ کیے وہ حمزہ کو بار بار دیکھنے پر مجبور کر رہی تھی۔۔۔

حمزہ بھائی بس کرے یار پوری زندگی پڑی ہے دیکھ لینا۔۔۔ردا نے شرارت سے کہا تو حمزہ ہنس دیا جب کہ ماہین نے شرم سے نظریں جھکا لیں۔۔۔

چلو بھئی رسم شروع کرو۔۔۔سائرہ بیگم بولی۔۔۔

سب نے رسم کی اور حمزہ کو خوب ستایا۔۔۔

فنکشن ختم ہوا تو ردا منت کے پیچھے پڑ گئی کہ وہ ان کے ساتھ گھر چلے۔۔۔

یار چلو منت ویسے بھی تمہارے گھر کون سا کوئی آیا ہوا ہے ابھی۔۔۔ردا ضد کرنے لگی۔۔۔

اچھا میری ماں امی سے پوچھ لوں؟منت نے آخر ہار مان لی۔۔۔

بھائی نے پوچھ لیا ہے انہوں نے کہا اگر منت ہاں کر دے تو لے جانا۔۔۔ردا نے بتایا۔۔۔

اچھا سب کچھ طے کر لیا اب بتا رہے ہو۔۔۔اس نے ردا کے کان کھینچے۔۔۔۔

اچھا چلو اب اس نے اسے کار میں بیٹھا دیا۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ لوگ گھر پہنچ گئے۔۔۔

رات کافی دیر تک وہ لوگ گانیں گاتے رہے مستی کرتے رہے اور ساڑھے تین بجے کے قریب سیمہ بیگم نے آکر شور مچا دیا کہ سونا نہیں ہے کیا ٹھیک ٹھاک ڈانٹ کھانے کے بعد وہ لوگ سونے کے لیے اپنے اپنے کمروں میں چل دیے منت، ردا اور ماہین کے ساتھ آ گئی۔۔۔

ارے یار اتنا مزہ آ رہا تھا امی بھی نہ۔۔۔ردا نے منہ بنایا۔۔۔

چھوڑ یار واقع کافی لیٹ ہو گیا ہے سو جا اب۔۔۔۔منت نے کہا۔۔۔

ماہین سو چکی تھی تھوڑی دیر تک وہ دونوں باتیں کرتی رہی اور باتیں کرتے کرتے ہی سو گئی۔۔۔

***

منت کو لگا کہ کوئی اس کے بالوں میں انگلیاں چلا رہا ہے ناخن بڑے ہونے کے باعث اسے لگ رہا تھا جیسے اس کے سر پر کوئی نوکیلی چیز پھیری جا رہی ہو منت ایک دم اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔

آس پاس نظر دوڑائی تو اس کا سر چکرا کر رہ گیا۔۔۔

وہ اپنے کمرے میں موجود تھی۔۔۔

م۔۔م ءں۔۔میں یہاں کی۔۔کیسے ؟وہ الجھ گئی پھر آہستہ آہستہ سب سمجھ آیا تو خوفزدہ ہو گئی۔۔۔۔

اس نے اپنے بالوں کو مٹھی میں جکڑ لیا۔۔اور سر گھٹنوں پر گرا دیا۔۔۔

یہ کیا؟اسے کچھ گیلا گیلا محسوس ہوا۔۔۔اس نے ہاتھ بالوں سے نکالا تو اس کی انگلیاں خون میں تر تھی۔۔۔

اوہ میرے خدا۔۔۔منت نے دونوں ہاتھ چہرے پر رکھ لیے۔۔۔

سامنے آہٹ ہوئی تو منت نے نظر اٹھا کر سامنے دیکھا تو وہ وہی کھڑا تھا۔۔۔

آہستہ آہستہ وہ اس کے قریب آنے لگا۔۔۔منت کو نا جانے کیا ہوا وہ اٹھنا چاہ رہی تھی لیکن ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے اسے یہاں باندھ دیا ہو۔۔۔۔

وہ اس کے قریب اور بے حد قریب آ گیا۔۔۔

دور رہو مجھ سے۔۔۔منت چیخی لیکن آواز نہیں نکلی اس کی۔۔۔

وہ منت کو چھونے ہی لگا تھا کہ فجر کی آذان کی آواز چاروں طرف گونج اٹھی اور وہ غائب ہو گیا۔۔۔

منت نے شکر ادا کیا۔۔۔

خون صاف کر کے اس نے وضو کیا اور سائرہ بیگم کے کمرے میں بھاگ گئی۔۔۔

وہ جو بھی تھا منت کے قریب جانا چاہتا تھا لیکن ہر بار کوئی نہ کوئی اس کے مقصد کے بیچ آ رہا تھا۔۔۔۔

اللہ ہر بار منت کو بچا رہا تھا۔۔۔۔

منت جب کمرے میں آئی تو سائرہ بیگم نماز پڑھ رہی تھی منت بھی برابر میں جائے نماز بچھا کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

نماز سے فارغ ہو کر منت سائرہ بیگم کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی۔۔۔

منت بیٹا آپ تو رات سیمہ کی طرف تھی نہ تو ابھی یہاں کیسے ؟ سائرہ بیگم نے پیار سے اس کے بالوں پر ہاتھ پھیرا۔۔۔

وہ۔۔ہاں میری نہ طبعیت کچھ ٹھیک نہیں تھی تو میں نے طلحہ کو کہا مجھے گھر چھوڑ دے تو وہ چھوڑ کر چلا گیا تھا۔۔۔منت نے جھوٹ بولا۔۔۔

بیٹا لیکن دروازہ تو لاک تھا۔۔۔سائرہ بیگم نے تعجب سے کہا۔۔۔

وہ۔۔میرے پاس چابی ہے گھر کی۔۔منت جلدی سے بولی۔۔۔

اچھا اب طبعیت کیسی ہے ؟ اگر ٹھیک نہیں تو ڈاکٹر کے چلنا آج۔۔۔سائرہ بیگم فکر مند ہو گئی۔۔۔

نہیں امی میں اب ٹھیک ہوں۔۔۔منت نے ان کے دونوں ہاتھ چوم لیے۔۔۔

سائرہ بیگم مسکرا دی۔۔۔

منت آج کافی دن بعد سکون کی نیند سوئی تھی ورنہ اکثر ہی ڈر کر چونک کر اٹھ جائے کرتی تھی بے شک اللہ کے ذکر میں سکون ہے۔۔۔۔

سائرہ بیگم فجر کے بعد سوتی نہیں تھی کچھ نہ کچھ پڑھتی رہتی تھی اس وجہ سے وہ جن بھی منت کے پاس نہیں آ پا رہا تھا۔۔۔۔

***

منت تم آ گئی ہو امی نے ابھی مجھے بتایا۔۔۔اور تم ماہین اور ردا کو بنا بتائے آ گئی یہاں اور اپنا سیل فون بھی وہی بھول گئی وہ پریشان ہو رہی ہے بات کر لو ان سے۔۔۔حمزہ نے فون اسے دیتے ہوئے کہا۔۔۔

سوری بھائی۔۔منت نے شرمندگی سے کہا۔۔۔

کوئی بات نہیں بیٹالو بات کرلو اور آئندہ خیال رکھنا۔۔۔حمزہ کہتا ہوا چلا گیا۔۔۔

السلام و علیکم "منت نے ڈرتے ڈرتے سلام کیا۔۔۔کیونکہ وہ جانتی تھی ردا نے بہت سنانی ہے اسے۔۔۔۔

منت تم کب گئی تھی بتا تو دیتی یار ہم سب اتنا پریشان ہو گئے تھے پتہ بھی ہے تمہیں اور تو اور فون بھی یہی بھول گئی۔۔۔ردا غصے میں بولتی چلی گئی۔۔۔

سوری سوری سوری یار میری طبعیت خراب ہو گئی تھی۔۔۔۔تو بس بھائی کو کہا لینے آجائے اور تم سو رہی تھی میں نے اٹھانا مناسب نہیں سمجھا جلدی جلدی میں فون بھی وہی رہ گیا۔۔۔منت نے جھوٹ کہا کیونکہ وہ کسی کو بھی اصل بات نہیں بتا سکتی تھی۔۔۔

یار تو ہم سو رہے تھے مر نہیں گئے تھے مجھے بتا دیتی آپی کو بتا دیتی طبعیت خراب تھی تو۔۔۔ردا خفگی سے بولی۔۔۔۔۔

پلیز سوری نہ معاف کر دے بہن اب نہیں ہو گا ایسا پکا۔۔منت اس کی ناراضگی بھی برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

ردا خاموش رہی۔۔۔

اُوئے سوری یار۔۔منت بولی۔۔۔

جا کیا یاد کرے گی معاف کیا لیکن اب فون شادی میں واپس لینا۔۔۔ردا نے شرارت سے کہتے ہوئے فون بند کر دیا۔۔۔

افففف۔۔۔منت منہ بنا کر رہ گئی۔۔۔

***

امی میں بس آدھے گھنٹے میں آجاؤ گی پلیز جانے دیں۔۔۔منت بیٹھی سائرہ بیگم کو منا رہی تھی۔۔۔

لڑکی تم پاگل ہو گئی ہو بھائی کی شادی میں ایک دن رہ گیا ہے اور تمہیں کالج جانا ہے۔۔۔سائرہ بیگم سخت ہوئی۔۔۔

امی بس آدھا گھنٹہ۔۔۔۔منت نے معصوم سی شکل بنائی۔۔۔

ٹھیک ہے پھر میں طلحہ سے کہہ دیتی ہوں لے جائے وہ تمہیں حمزہ مصروف ہے۔۔۔سائرہ بیگم نمبر ملاتی ہوئی بولی۔۔۔

نہیں نہیں میں مہر نے ساتھ چلی جاؤ گی انکل چھوڑ دے گے ہمیں واپس ہم خود آجائے گے۔۔منت فوراً بولی۔۔۔

اللہ کے امان میں جاؤ۔۔۔سائرہ بیگم بولی۔۔۔

اللہ حافظ۔۔ کہتی ہوئی منت گھر سے نکل گئی۔۔۔

***

منت تو یہ پکڑ اور یہی رک جو بوکس چاہیے ہو وہ لے لیں میں ذرا سارہ سے نوٹس لے کر آتی ہوں اپنے۔۔۔مہر منت کو ایک چھوٹا سا بوکس تھما کر چلی گئی۔۔۔

منت لائبریری کے اندر آگئی۔۔

منت بوکس لے کر مڑی تو سامنے اسے دیکھ کر لرز گئی۔۔۔

وہ کالے لباس میں آنکھوں میں غصہ لیے اسے گھور رہا تھا۔۔۔

آنکھیں سرخ ہو رہی تھی مانو ابھی خون نکل آئے گا۔۔۔

شاید وہ کسی وجہ سے اس کے قریب نہیں آپا رہا تھا۔۔۔

منت نے آنکھیں بند کر لی۔۔۔ تھوڑی دیر بعد کھولی تو وہ ابھی بھی وہی کھڑا غصے سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

منت کیا ہوا ایسے کیوں کھڑی ہو؟ مہر کی عقب سے آواز آئی۔۔۔۔

منت کی جان میں جان آئی سامنے دیکھا تو وہ غائب ہو چکا تھا۔۔۔

ایسے ہی بس۔۔۔منت بولی۔۔۔

اچھا یہ کیسا ہے دیکھا تم نے؟مہر نے ہاتھ میں پکڑے بوکس کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

نہیں کیا ہے ویسے اس میں؟منت نے پوچھا۔۔۔

خود دیکھ لو۔۔۔مہر مسکرائی۔۔۔

منت نے بوکس کھولا تو اس میں ایک خوبصورت سا لاکٹ تھا جس پر اللہ لکھا ہوا تھا۔۔۔

ماشاءاللہ۔۔۔منت کے منہ سے بے اختیار نکلا۔۔۔

اچھا ہے نہ۔۔مہر بولی۔۔۔

بہت خوبصورت ہے کس کے لیے لیا؟منت نے پوچھا۔۔۔

ماہی بھابھی کے لیے۔۔۔مہر نے مسکرا کر بتایا۔۔۔

بہت خوبصورت ہے۔۔۔منت نے پھر سے تعریف کی۔۔۔

اچھا چلو اب اور یہ تو مجھے دے دو۔۔۔مہر نے اس کے ہاتھ سے لاکٹ لیا۔۔۔

منت نے جاتے جاتے پھر ایک بار پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ وہی کھڑا مسکرا رہا تھا اس کی مسکراہٹ اتنی خوفناک تھی کہ منت نے چہرہ آگے کر لیا۔۔۔

شاید وہ اس لاکٹ کی وجہ سے منت کے قریب نہیں آپا رہا تھا لیکن منت اس بات کو سمجھ ہی نہ سکی۔۔۔

***

رات کے قریب دو بجے منت کی آنکھ کھلی اس نے اپنے برابر میں نظر دوڑائی تو سمرا اور حریم سو رہی تھی۔۔۔(منت کی خالا کی بیٹیاں جو آج ہی پہنچی تھی شادی میں شرکت کرنے کے لیے۔۔۔)

منت کی نظر ان سے ہوتی ہوئی دروازے کی جانب گئی تو وہ چونک گئی۔۔۔

امی آپ اس وقت ؟۔۔۔منت نے گھڑی پر نظر ڈالی جو رات کے دو بجا رہی تھی۔۔۔

میرے ساتھ چلو۔۔۔سائرہ بیگم کا لہجہ عجیب سا تھا۔۔۔

اس وقت کہاں ؟۔۔۔منت الجھ گئی۔۔۔

میں نے کہا نہ آؤ۔۔۔سائرہ بیگم غصے سے بولی۔۔

اچھا۔۔ آپ چلے میں آتی ہوں۔۔۔منت نے ان کا غصہ دیکھ کر فوراً سے کہا۔۔

منت کو کچھ عجیب سا محسوس ہوا کیونکہ سائرہ بیگم نے کبھی اس سے اس طرح بات نہیں کی تھی۔۔۔

ان کا برتاؤ اسے بہت عجیب لگا خیر وہ اٹھی اور چارجر لائٹ لے کر کمرے سے باہر جانے لگی۔۔۔

منت۔۔۔سمرا نے پیچھے سے آواز دی۔۔۔

جی۔۔۔منت پہلے تو اچانک آواز سے ڈر گئی لیکن پھر پیچھے مڑ کا جواب دیا۔۔۔

کہاں جا رہی ہو اس وقت ؟ سمرا نے گھڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ امی کے۔۔۔منت نے بولتے بولتے ایک دم رک گئی۔۔۔

دروازے کے پاس دیکھا وہاں کوئی نہیں جہاں کچھ دیر پہلے سائرہ بیگم کھڑی تھی۔۔۔

منت حیران ہوئے بنا نہیں رہ سکی۔۔۔

کیا امی کے ؟ سمرا نے اسے چپ دیکھ کر پوچھا۔۔۔

امی کے پاس وہ مجھے بلانے آئی تھی۔۔۔منت نے الجھے الجھے انداز میں کہا۔۔۔

اس وقت ؟ سمرا نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔

جی۔۔۔منت بولی۔۔

ارے نہیں خالا تو نیند کی گولی کھا کر سوئی تھی اور دوسری بات تو خالا کے ساتھ ان کے کمرے میں امی سو رہی ہیں۔۔۔وہ کیوں تمہیں بلائے گی؟وہ بھی رات کے دو ڈھائی بجے۔۔۔ سمرا نے کہا۔۔۔

کیا واقع؟منت حیران تھی کہ اگر امی سو رہی ہیں تو پھر وہ کون تھی؟

منت کو اپنا شک یقین میں بدلتا محسوس ہوا۔۔۔

کہاں کھو گئی؟ سمرا بولی۔۔۔

کہیں نہیں۔۔۔منت نے چونک کر کہا۔۔

سو جاؤ کوئی خواب دیکھا ہو گا۔۔۔ سمرا نے لیٹتے ہوئے کہا۔۔۔

آپی واقع میں وہ امی ہی تھی میں نے دیکھا انہیں۔۔۔منت کے دل کو تسلی نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

اچھا چلو ادھر آؤ۔۔۔ سمرا نے کھڑے ہو کر منت کا ہاتھ پکڑا اور کمرے سے باہر نکل آئی۔۔۔۔

****

وہ دیکھو۔۔۔ سمرا نے سائرہ بیگم کے کمرے کا دروازا کھولا تو وہ سو رہی تھی۔۔۔

منت نے دیکھا تو وہ واقع گہری نیند سو رہی تھی۔۔۔

منت کو پکا یقین ہو گیا کہ وہ کون تھا۔۔۔

ہو گئی تسلی اب چلو۔۔۔ سمرا بولی۔۔

منت نے گردن ہلا دی۔۔۔

منت تم نے کوئی جن دیکھ لیا ہو گا۔۔۔ سمرا نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

جن کے نام سے منت لرز کر رہ گئی۔۔۔

سو جاؤ اب کافی دیر ہو گئی ہے۔۔۔ سمرا نے کمرے میں واپس آتے ہوئے کہا۔۔

دونوں بیڈ پر آ کر لیٹ گئی۔۔۔

منت نے پھر ایک بار دروازے پر نظر ڈالی تو اسے پھر وہی سایہ نظر آیا۔۔منت نے دل ہی دل میں قرآنی آیتیں پڑھنا شروع کر دی۔۔۔

اور چادر منہ تک اوڑھ کر لیٹ گئی کچھ دیر بعد نیند کی دیوی اس پر مہربان ہو گئی اور وہ سو گئی۔۔۔

اور کوئی باہر کھڑا چہرے پر غصہ لیے سمرا کو گھور رہا تھا۔۔۔

****

اگلے دن بارات تھی سب ہی بہت خوش نظر آ رہے تھے۔۔لیکن منت کل رات کے واقع کے بعد سے کچھ ڈسٹرب ہو گئی تھی اس نے سائرہ بیگم سے بھی پوچھا لیکن جب انہوں نے بھی یہی کہا کہ وہ نہیں آئی کل رات اس کے کمرے میں تو منت خوفزدہ ہو گئی تھی۔۔۔۔

لیکن اسے ایک بات کا سکون تھا کہ مہمانوں کی موجودگی کی وجہ سے گھر بھرا ہوا تھا تو اس سے اس کا سامنا کم سے کم ہو رہا تھا لیکن جب وہ اکیلی ہوتی وہ اس پر حاوی ہونے کی کوشش کرتا۔۔۔

منت ان دونوں میں ذہنی طور پر خود کو تیار کر رہی تھی کہ وہ شادی میں خوب بنجوئے کرے گی آخر اس کے بھائی کی شادی ہے وہ کیوں کسی وجہ سے خود کو پریشان رکھے۔۔۔

اور دوسری طرف طلحہ تھا جیسے کل کا بے صبری سے انتظار تھا۔۔اس نے سوچا تھا کہ کل وہ منت کو اپنے دل کی بات بتائے گا۔۔۔

****

بارات ہال میں پہنچ چکی تھی۔۔

دلہن والوں نے ان کا بہت اچھے سے استقبال کیا۔۔۔

نکاح کا وقت قریب آیا تو طلحہ اور باقی سب نکاح خواں کو لے کر ماہین کے پاس اگئے۔۔۔۔۔

نکاح کے وقت منت ماہین کے برابر میں کھڑی تھی۔۔ طلحہ بھی وہی آکر کھڑا ہو گیا۔۔۔

کیا ارادہ ہے؟ کہو تو اپنا بھی نکاح پڑھوا لے۔۔ طلحہ شوخ ہو رہا تھا۔۔۔

کیا؟ منت کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔۔

منہ بند مکھی چلی جائے گی۔۔۔ طلحہ اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا۔۔۔۔

مزاق نہ کرو ایسے ٹائم۔۔ منت نے منہ بنایا۔۔

نہیں مزاق نہیں کر رہا دیکھو تم ہو میں ہوں گواہ بھی ہے اور قاضی بھی موقع اچھا ہے ایک ہی خرچے میں سب کا کام ہو جائے گا سوچ لو؟ طلحہ انتہائی سنجیدگی سے بولا۔۔۔

منت کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا کہے تو منت نے ایک نظر اسے دیکھا۔۔ اور دوسری سائیڈ چلی گئی۔۔۔

ارے سنو تو۔۔۔۔ طلحہ نے اسے روکنا چاہا لیکن وہ جا چکی تھی۔۔۔

عجیب لڑکی ہے یہ واقع۔۔۔ طلحہ سوچ میں پڑ گیا کہ اب کیا کرے۔۔۔

****

نکاح کے بعد دلہا دلہن کو اسٹیج پر لایا گیا۔۔۔

ماہین نے ریڈ کلر کا شرارا پہن رکھا تھا جس پر گولڈن کلر سے نفیس کام ہوا ہوا تھا۔۔ بالوں کو جوڑے میں قید کیے۔۔۔ چہرے پر خوبصورت سے کیا گیا میک اپ کیے وہ غضب ڈھا رہی تھی۔۔۔۔

سب کسی نہ کسی کے ساتھ مصروف تھے۔۔ اور طلحہ صاحب پورے فنکشن منت کے پیچھے پیچھے گھوم رہے تھے۔۔۔۔

کیا مسئلہ ہے؟ منت اسے گھورتے ہوئے پیچھے مڑی۔۔۔

دل کا۔۔۔ طلحہ نے دل پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔

تو میرا دماغ کیوں کھا رہے ہو ڈاکٹر جو دکھاؤ۔۔ منت بولی۔۔۔

میرے دل کا علاج تمہارے پاس ہے۔۔۔ طلحہ اسے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

جو اس وقت اسکین اور ریڈ کلر کی گھیر والی فراک میں، بالوں کو کمر پر کھلا چھوڑے، چہرے پر لائٹ سا میک اپ کیے ،ہونٹوں پر لال لپ لگائے بے حد حسین لگ رہی تھی۔۔۔

میرا خیال ہے تمہارے دل کا نہیں دماغ کا مسئلہ ہے۔۔ منت نے گال پر انگلی رکھ کر پر سوچ انداز میں کہا۔۔۔

کیونکہ اس وقت وہ جو بھی کہہ رہا تھا اس سے وہ اسے کوئی پاگل ہی لگا۔۔

ایک بات بتاؤ تم کبھی اتنی اچھی بن جاتی ہو جیسے تم سے اچھا کوئی نہیں اور کبھی اتنی بری کہ تم سے برا کوئی نہیں۔۔۔ ایسا کیوں؟ طلحہ نے پوچھا۔۔۔

یہ سوال کوئی ابھی کرنے والا تھا؟ منت نے اسے گھورا۔۔

سوال تو سوال ہے جواب دو۔۔ طلحہ بھی ڈھیٹ تھا۔۔۔

تمہاری ان فضول باتوں کا میرے پاس تو کوئی جواب نہیں۔۔۔ منت کہتی ہوئی اسٹیج کی طرف چلی گئی۔۔۔

طلحہ بھی اس کے پیچھے پیچھے اسٹیج پر آ گیا۔۔۔۔

****

اسٹیج پر آ کر منت نے سب سے پہلے وہاں کھڑی ردا سے اپنا موبائل لیا اس کے بعد آ کر حمزہ اور ماہین کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔۔

کچھ دیر بعد فوٹو سیشن شروع ہو گیا۔۔۔

فوٹو سیشن کے بعد رسمیں شروع کی گئی۔۔۔۔

رخصتی کا وقت قریب آیا تو ماہین سب سے لپٹ کر خوب روئی۔۔۔

منت نے نوٹ کیا طلحہ کی آنکھیں بھی نم تھی۔۔اس نے پہلی بار اسے روتا ہوا دیکھا تھا۔۔۔

بھائی بہن کا رشتہ بھی کتنا خوبصورت ہوتا ہے نہ بھائی جتنا بھی تنگ کر لے بہنوں کو لیکن بہنوں کی رخصتی پر رو ہی جاتے ہیں۔۔۔

ماہین قرآن کے سائے تلے رخصت ہو کر اپنے نئے گھر آگئی جہاں اسے اب ہمیشہ رہنا تھا۔۔۔

منت اور سمرا نے ماہین کو اس کے کمرے میں بیٹھا دیا اور سب نے حمزہ کو باہر ہی روک کر دروازہ روکائی کی اچھی قیمت وصول کر کے سب اپنے کمروں میں چلے گئے۔۔۔

***

منت رات کو اپنے کمرے میں آ کر لیٹی تو لیٹتے ہی اسے طلحہ کا خیال آیا۔۔

کیا وہ واقع سچ کہہ رہا تھا؟

ہاں شاید۔۔

لیکن ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟

کیوں نہیں ہو سکتا ہو سکتا ہے۔۔

منت خود سے باتیں کرنے لگی۔۔۔

کل مہر کو بتاؤ گی اس بارے میں۔۔منت نے ارادہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

اور طلحہ کی باتوں کو سوچتے سوچتے سو گئی۔۔۔

****

منت سو کر اٹھی تو اسے خود پر کسی کی نظروں کی تپش محسوس ہوئی۔۔

منت نے کروٹ لی تو وہی لیٹا تھا۔۔

کالے لباس میں، چہرے پر خوفناک مسکراہٹ سجائے، نجانے کب سے وہ یہاں لیٹا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

منت کا تو سانس ہی اٹک گیا۔۔

***

منت نے ایک زوردار چیخ ماری۔۔

اور اس کی آنکھ کھل گئی۔۔۔

شکر ہے خواب تھا منت نے آس پاس دیکھ

کر گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔۔۔

گھڑی پر نظر دوڑائی تو دس بج چکے تھے۔۔

منت جلدی سے اٹھ کر فریش ہونے چلی گئی۔۔۔

جب کہ وہ بیڈ کے پاس کھڑا مسکرا رہا تھا۔۔

***

منت فریش ہو کر آئی اور آ کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔

اچانک سے منت کے بالوں سے کیچر کھل کر زمین پر گر گیا۔۔۔

منت نے اٹھا کر پھر بالوں میں لگا لیا۔۔۔

اس بار پھر وہی ہوا۔۔۔

منت اٹھانے ہی لگی تھی کہ اسے محسوس ہوا کہ کوئی اس کے پیچھے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیر رہا۔۔۔۔

منت اور بھی خوفزدہ ہو گئی۔۔۔

وہ اس کے بالوں کی خوشبو خود میں اتار رہا تھا۔۔

منت کو اس وقت اس کی عجیب سی آوازیں سنائی دی۔۔۔۔

۔جس سے وہ بہت ڈر گئی تھی۔۔۔اس کا یہاں سے اٹھنا اتنا مشکل ہو رہا تھا جیسے کسی نے اس کو اس جگہ باندھ دیا ہو۔۔۔

منت نے ہمت کرتے ہوئے آیت الکرسی پڑھنا شروع کی۔۔۔

اس نے جیسے ہی پڑھنا شروع کیا اسے لگا جیسے وہ یہاں سے آزاد ہو گئی ہے۔۔۔

منت نے پھر ایک سیکینڈ بھی ضائع نہیں کیا اور کمرے سے بھاگ گئی۔۔۔

وہ غصے سے منت کو جاتا دیکھنے لگا۔۔۔

***

ایم سوری۔۔۔منت بھاگتی ہوئی آ رہی تھی کہ طلحہ سے ٹکرا گئی۔۔۔

ایک بات بتاؤ تم نے اپنے گھر کو دوڑ کا میدان سمجھا ہے کیا؟جب دیکھو بھاگتی رہتی ہو۔۔۔۔طلحہ نے اسے گھورتے ہوئے سوال کیا۔۔۔

کہانہ۔۔۔۔منت کی نظر بولتے بولتے اس کے چہرے پر گئی۔۔

یہ کیا ہوا ہے؟منت نے سوال کیا۔۔۔

کچھ نہیں۔۔طلحہ نے چہرے پر لگی چوٹ پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔

شکر ہے تم آ گئی میں تمہیں ہی بلانے آ رہی تھی۔۔۔ردا نے آتے ہوئے کہا۔۔

تم دونوں کو یہ چوٹ کیسے لگی؟

کل تک تو ٹھیک تھے۔۔منت نے ردا کے بھی چوٹ لگی دیکھ کر پوچھا۔۔۔

وہ کل ہمارا چھوٹا سا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔۔۔ردا نے بتایا۔۔۔

لیکن کیسے ؟منت نے پریشانی سے پوچھا۔۔۔

یار وہ رات بھائی اور میں گھر جا رہے تھے ہال سے واپس میں اچانک گاڑی کے سامنے کوئی آ گیا بھائی نے گاڑی دوسری طرف موڑی تو ٹھوک گئی۔۔۔وہ اللہ کا شکر ہے زیادہ چوٹ نہیں آئی۔۔۔

ردا نے کل رات والا واقع بتایا۔۔۔

اچھا۔۔منت بولی۔۔

لیکن یار ایک بات سمجھ نہیں آئی۔۔۔ردا نے الجھے انداز میں کہا۔۔۔

کیا؟منت نے پوچھا۔۔

یار ہم نے جب گاڑی سے اتر کر دیکھا تو روڈ پر کوئی نہیں تھا روڈ بلکل صاف تھا کوئی انسانی جان نظر ہی نہیں آئی مجھے ایک پل کو لگا وہ کوئی اور چیز تھی کیونکہ اتنی جلدی انسان چل کر یا بھاگ کر نظروں سے اوجھل نہیں ہو سکتا لیکن ہاں جن بھوت غائب ہو سکتے اور وہ بھی سمجھو غائب ہی ہو گیا تھا۔۔۔ردا نے تفصیل سے بتایا۔۔۔

جن بھوت کے نام پر منت ٹھٹک کر رہ گئی۔۔۔

بس بکواس ختم ہو گئی تو میں بھی کچھ کہوں۔۔۔

عجیب بھوت جن کی کہانیاں بتا رہی ہے تمہیں کوئی نہیں تھا وہاں۔۔رات کو اتنا تھک گئے تھے شاید وہم ہو کہ کوئی وہاں تھا۔۔طلحہ نے کہا۔۔۔

بھائی آپ مانے یا نا مانے کل ہم نے جیسے دیکھا وہ انسان نہیں تھا۔۔ردا اپنی بات پر آڑی رہی۔۔۔

اچھا چلو مان لیا اور وہاں بھوت نہیں بھوتنی تھی وہ بھی گاڑی میں میرے ساتھ خوش۔۔۔طلحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

آپ ہو گے بھوت۔۔ردا اس کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے وہاں سے چلی گئی۔۔

اللہ اللہ لڑکی تم کن سوچوں میں گھم ہو گئی؟ طلحہ نے منت کو سوچوں میں گھم دیکھ کر کہا۔۔۔

نہیں کہیں نہیں۔۔منت کہتی ہوئی لاؤنج میں چلی گئی۔۔۔

یہ لڑکی واقع پاگل ہے۔۔ طلحہ نے پر سوچ انداز میں کہا۔۔۔

***

منت سنو۔۔۔ سمرا نے منت کو آواز دی۔۔۔

جی۔۔۔منت بولی۔۔

یار خالا کہہ رہی ہے حمزہ اور ماہین کو تو اٹھا کر آؤ سب انتظار کر رہے ہیں ناشتے پر ان کا۔۔۔ سمرا نے کہا۔۔۔

جی جاتی ہوں میں۔۔۔منت کہتی ہوئی سیڑھیاں چڑھ کر اوپر چلی گئی۔۔۔

***

حمزہ اٹھ بھی جائے کتنا سوئے گے۔۔۔ماہین کب سے اسے اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن وہ اٹھنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔۔

ارے یار سونے دو اتنا ٹائم تھوڑی ہوا ہے تم بھی سو جاؤ۔۔۔ حمزہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا۔۔۔

افف اللہ حمزہ سب ہمارا انتظار کر رہے ہو گے خالا کیا سوچے گی کہ پہلے ہی دن میں اتنی دیر تک سو رہی ہوں۔۔۔ماہین نے اس کی گرفت سے خود کو آزاد کیا۔۔۔

خالا کچھ نہیں سوچے گی۔۔۔ حمزہ نے آنکھیں بند کیے لیٹے لیٹے کہا۔۔۔

حمزہ۔۔۔ماہین آگے کچھ کہنے ہی لگی تھی کہ دروازہ بج گیا۔۔۔

ماہین دروازہ کھولنے چلی گئی۔۔

بھابھی آپ تیار بھی ہو گئی۔۔منت نے سامنے کھڑی نئی نویلی دلہن کو دیکھا۔۔۔

جی۔۔ماہین نے مسکرا کر جواب دیا۔۔۔

اور بھائی؟منت نے پوچھا۔۔تو ماہین دروازہ کھول کر سائیڈ پر ہو گئی۔۔

جہاں سامنے بیڈ پر حمزہ مزے کی نیند سو رہا تھا۔۔۔

ہاہاہا۔۔چلے آپ انہیں اٹھائے جلدی سب آپ دونوں کا ہی انتظار کر رہے ہیں اور ہاں طلحہ اور ردا آئے ہیں ناشتہ لے کر جلدی سے آجائیں۔۔منت ہنستی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔۔۔

اور ماہین پھر سے حمزہ کو اٹھانے لگی جس کا اٹھنے کا بلکل بھی موڈ نہیں تھا۔۔۔

***

ناشتہ کرنے کے کچھ دیر بعد منت اپنے کمرے میں آگئی۔۔۔

اور طلحہ کے ساتھ ہوئے حادثے کے بارے میں سوچنے لگی۔۔

کیا واقع یہ سب اس نے کیا ہے؟

منت نے خود سے سوال کیا۔۔

منت۔۔۔طلحہ نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔۔

جی۔۔منت اس کی آواز پر چونک گئی۔۔

یہاں کیا کر رہی ہو؟طلحہ نے پوچھا۔۔

تمہیں کوئی کام تھا؟منت نے اس کے سوال کو نظر انداز کیا۔۔۔

ہاں۔۔طلحہ کمرے میں رکھی چیئر پر بیٹھ گیا۔۔۔

کیسا کام؟منت نے پوچھا۔۔۔

تم نے میری بات کا جواب نہیں دیا۔۔۔ طلحہ نے چہرے پر سنجیدگی لاتے ہوئے کہا۔۔۔

کون سی بات کا؟ منت انجان بنی۔۔

کل جو سب تم سے کہا اس بات کا۔۔۔ طلحہ نے اپنے لفظوں پر زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔

میں سمجھی تم مزاق کر رہے ہو۔۔۔ منت نے شانے آچکائے۔۔

افففف۔۔ میں بلکل سنجیدہ ہوں میں کوئی مزاق نہیں کر رہا تم سے۔۔۔ طلحہ کو اچھا نہیں لگا کہ وہ اس کی باتوں کو مزاق سمجھ رہی تھی۔۔۔

طلحہ تم جاؤ یہاں سے۔۔۔ منت گھبرائی ہوئی آواز میں بولی۔۔۔

میں اپنا جواب لے کر جاؤں گا۔۔۔ طلحہ نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

پلیز تم ابھی جاؤ یہاں سے۔۔۔ منت طلحہ کے پیچھے دیکھتے ہوئے بولی۔۔ وہ بلکل طلحہ کے پیچھے کھڑا تھا وہ اس کی آنکھوں میں نفرت اور غصہ دیکھ سکتی تھی اسے ڈر تھا کہ وہ طلحہ کو کچھ کر نہ دے۔۔۔

منت۔۔ کیا ہوا ہے یار ایسا عجیب سا برتاؤ کیوں کر رہی ہو؟ طلحہ نے منت کو دیکھا جو تھوڑی دیر پہلے کے مقابلے میں بہت گھبرائی ہوئی تھی۔۔۔

کچھ نہیں بس خدا کے واسطے ابھی یہاں سے جاؤ پلیز ز۔۔۔ طلحہ پلیز جاؤ۔۔۔ منت بس رو دینے کو تھی۔۔۔

طلحہ حیران و پریشان کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

منت نے اسے کمرے سے نکالا اور کمرہ بند کر لیا۔۔۔

منت نے نوٹ کیا کہ وہ باہر کی طرف جا رہا ہے۔۔۔

کہیں یہ طلحہ کے پیچھے تو نہیں جا رہا؟ منت کو خیال آیا۔۔۔

یہ خیال آتے ہی منت چیخی۔۔

پلیز اسے چھوڑ دو تمہیں مجھ سے مطلب ہے نہ تو مجھے نقصان پہنچالو لیکن اسے چھوڑ دو خدا کے واسطے۔۔منت روتے روتے زمین پر بیٹھ گئی۔۔۔

پلیز مت کرو اسے کچھ بھی پلیززز چھوڑ دو اسے۔۔۔ادھر آؤ مت جاؤ ادھر منت چیخ رہی تھی۔۔۔۔

محبت میں بھی انسان کیا کیا کر جاتا ہے نہ منت اس جن سے جتنا ڈرتی آئی تھی اور اس سے دور بھاگتی تھی آج وہ طلحہ کے خاطر اسے اپنے پاس بلا رہی تھی۔۔۔

روتے روتے منت نے اپنے گھٹنوں پر سر گرا لیا۔۔۔

کچھ دیر کے لیے کمرے میں صرف منت کے رونے کی آواز گونج رہی تھی۔۔۔

منت نے کچھ دیر بعد سر اٹھایا تو کمرے میں گھپ اندھیرے تھا۔۔۔

اس نے اپنے ہاتھوں سے آس پاس ٹٹولا تو موبائل اس کے ہاتھ میں آ گیا۔۔۔

منت نے موبائل کی ٹارچ آن کی اور اپنے بائیں طرف ٹارچ ماری۔۔

تو وہ وہی بلکل اس کے قریب بیٹھا تھا۔۔۔

منت کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔۔۔

ایک ذور در چیخ کے ساتھ وہ وہی بے ہوش ہو کر گر گئی۔۔۔

منت۔۔۔منت۔۔اٹھو۔۔بیٹا۔۔سائرہ بیگم نے اس کے منہ پر پانی کی چھینٹے ماری۔۔

منت کی پلکوں میں جنبش ہوئی۔۔۔

منت نے آہستہ آہستہ آنکھیں کھولی تو خود کو بیڈ پر لیٹا پایا۔۔

طلحہ اور ردا کے علاوہ سب گھر والے اس کے آس پاس کھڑے تھے۔۔۔

منت ان سب کو خالی خالی نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔

بیٹا کیا ہوا تھا تمہیں؟ سائرہ بیگم نے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

منت کو کچھ دیر پہلے والا واقع یاد آیا۔۔۔اس کے چہرے پر خوف نے جگہ لے لی۔۔۔

منت بیٹا طبعیت ٹھیک ہے نہ تمہاری۔۔سائرہ بیگم پریشان ہو گئی۔۔۔

ہا۔۔ہاں۔۔ می۔میں ٹھیک ہوں۔۔۔منت اٹکتے ہوئے بولی۔۔۔

بے ہوش کیسے ہوگئی پھر؟ حمزہ اس کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا۔۔۔

وہ تھکان کی وجہ سے چکر آ گئے تھے۔۔۔منت نے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔

اچھا چلو تم یہاں آرام کرو ہم سب جاتے ہیں۔۔اور اگر طبعیت زیادہ خراب ہے تو ڈاکٹر کے چلے؟ حمزہ فکر مند ہوا۔۔۔

نہیں بھائی میں بلکل ٹھیک ہوں۔۔۔منت نے پھیکی مسکراہٹ مسکرائی۔۔

ٹھیک ہے۔۔ آرام کرو۔۔ حمزہ اور سب کمرے سے چلے گئے۔۔۔سوائے سائرہ بیگم کے۔۔۔وہ وہی منت کے پاس بیٹھ گئی۔۔۔

***

شام کو ولیمے کا فنکشن رکھا گیا تھا۔۔۔

منت، کل رات طلحہ کے ساتھ ہوئے حادثے اور صبح اپنے ساتھ ہوئے حادثے کے بارے میں سوچ کر پہلے سے زیادہ خوفزدہ ہو گئی تھی۔۔۔

اس نے جو کچھ بھی خود کو سمجھایا تھا کہ وہ اس سے نہیں ڈرے گی وہ سب بے کار ہو گیا تھا۔۔۔ڈر اس پر حاوی ہو رہا تھا۔۔۔

مہمانوں کی موجودگی کی وجہ سے اس کا مجھ سے سامنا کم ہو رہا تھا لیکن جب سب چلے جائے گے تو پھر وہ میرے پاس آئے گا تب میں کس طرح اس کا سامنا کروں گی۔۔۔

آج کی رات آخری رات تھی کل سب نے چلے جانا تھی۔۔۔منت تو جیسے ہوش کھوتی جا رہی تھی۔۔۔

منت کن سوچوں میں گھم ہو؟مہر نے اسے ہلایا۔۔۔

مہر منت کی طبیعت کا سن کر اس سے ملنے آئی تھی۔۔

کہ۔۔کہیں۔۔نہ۔۔نہیں۔۔۔منت نے چونک کر کہا۔۔۔

منت یار کیا ہو گیا ہے تمہیں ایسی کیوں ہو گئی ہو ایک نظر ڈالو خود پر کیسی ہوتی جا رہی ہو۔۔۔مہر پریشانی سے گویا ہوئی۔۔۔

کچھ نہیں۔۔منت نے سر جھکا لیا۔۔۔

کوئی بات ہے تو بتاؤ نا پلیز شیئر کرو۔۔۔مہر نے اس پر زور دیا۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔کچھ دیر خاموشی کے بعد منت بولی۔۔۔

مہر تاسف سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

مہر جانتی تھی کہ کوئی تو بات ہے جو منت جو پریشان کر رہی ہے لیکن وہ کیا بات تھی یہ وہ جانتی تھی۔۔۔

****

ولیمے کے فنکشن میں بھی وہ غائب دماغی سے شریک ہوئی۔۔۔

طلحہ نے بھی بہت جاننے کی کوشش کی کہ کیا ہوا ہے لیکن اس کا ایک ہی جواب تھا۔"کچھ نہیں"۔۔۔

سائرہ بیگم اسے یوں دیکھ کر پریشان ہو گئی تھی۔۔۔

پہلے بھی کئی بار وہ اس کے سامنے آیا تھا لیکن اس بار وہ اس سے کچھ زیادہ ہی خوفزدہ ہو گئی تھی۔۔۔

کیونکہ شاید اس بار وہ جان گئی تھی کہ وہ کچھ بھی کر سکتا ہے۔۔۔

ہال سے واپس آکر منت سائرہ بیگم کے کمرے میں سونے چلی گئی تھی۔۔۔

اور یہ بات اسے بلکل پسند نہیں آئی تھی۔۔۔

****

منت۔۔۔۔رات کے آخری پہر منت کو آواز سنائی دی۔۔۔۔

وہ آواز وہ کیسے بھول سکتی تھی اس نے جھٹ سے آنکھیں کھولی۔۔۔

منت نے دوسری طرف دیکھا تو وہ سائرہ بیگم کے سرہانے کھڑا تھا۔۔۔۔

ہمیشہ کی طرح کالے لباس میں، لہو ٹپکاتی آنکھیں اس کی وہ ہلکی روشنی میں بھی صاف دیکھ سکتی تھی۔۔۔

چہرے پر وہی خوفناک مسکراہٹ سجائے۔۔وہ اسے دیکھ رہا تھا۔۔

اس کے ہاتھ میں ایک چاقو تھا اور وہ چاقو کی نوک پر اپنی انگلیاں پھیر رہا تھا۔۔۔دیکھتے ہی دیکھتے اس نے سائرہ بیگم کی پیٹ میں چاقو گھونپ دیا۔۔۔

امی۔۔۔۔۔۔منت زور سے چیخ مار کر اٹھ گئی۔۔۔

کیا ہوا منت؟ سائرہ بیگم اس کی چیخ کی آواز سے جاگ گئی۔۔۔

منت نے ان سے لپٹ کر رونا شروع کر دیا۔۔۔

کیا ہوا منت کوئی برا خواب دیکھا ہے کیا بتاؤ تو سہی۔۔۔سائرہ بیگم پریشان ہو گئی۔۔۔

منت بس روئے جا رہی تھی۔۔۔

منت کچھ تو بتاؤ بیٹا۔۔۔سائرہ بیگم کا دل کٹ رہا تھا اسے اس طرح روتا دیکھ کر۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ ان سے الگ ہوئی سائرہ بیگم نے اسے پانی پلایا۔۔۔

اب بتاؤ کیا ہوا؟ سائرہ بیگم نے پیار سے اس کے بالوں پر ہاتھ پھیرا۔۔۔

ہمم۔۔ منت نے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔

اچھا چلو بس خواب تھا سو جاؤ۔۔۔ سائرہ بیگم نے ابھی اور کچھ پوچھنا مناسب نہ سمجھا۔۔۔

منت لیٹ گئی اور آنکھیں موند لی۔۔۔

یا اللہ میری بچی کو نا جانے کس کی نظر لگ گئی تو اس کی حفاظت فرما۔۔۔ سائرہ بیگم نے اپنے رب کی بارگاہ میں دعا کی۔۔۔۔

اور وہ رب بے شک دعا کو قبول کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔۔

اور منت کا ماتھا چوم کر اس کے برابر میں لیٹ گئی۔۔۔

****

آج سب کے بہت روکنے کے باوجود منت کالج آ گئی تھی۔۔۔

منت۔۔۔۔ منت اپنی سوچوں میں گھم تھی جب مہر نے اسے ہلایا۔۔

ہاں۔۔۔ منت ہوش میں آتے ہوئے بولی۔۔۔

یار آنٹی کو کال کر کے کہہ دے آج تجھے آنے میں تھوڑی دیر ہو جائے گی۔۔ مہر نے کہا۔۔

لیکن کیوں؟ منت نے پوچھا۔۔۔

مجھے کچھ کام ہے تو میرے ساتھ چلنا۔۔۔ مہر نے بتایا۔۔۔

کیسا کام؟؟ منت نے پوچھا۔۔۔

بس ہے کچھ۔۔۔ تو کہہ دے نہ آنٹی کو ٹھیک ہے۔۔۔۔ مہر نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

ہمم۔۔۔ منت نے سر ہلا دیا۔۔۔۔

****

کالج سے واپسی پر مہر منت کو لے کر مزار پر آ گئی۔۔۔

یہاں کیا کام ہے تمہیں؟ منت نے سامنے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ہے بس کچھ کام چلو تم۔۔۔ مہر نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

اور اسے لے کر مزار کے اندر آ گئی۔۔۔

منت اور مہر دونوں اندر چلی گئی اور وہ وہی مزار کے باہر کھڑا رہ گیا۔۔۔

مہر اور منت نے مزار پر دعا مانگی پھر مہر منت کو لے کر مزار کے ایک کونے میں آ کر بیٹھ گئی۔۔۔

اب بتاؤ مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ؟ مہر منت سے سختی سے پیش آ رہی تھی۔۔۔ اور اس میں منت کی ہی بہتری تھی۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔ منت سر جھکا گئی۔۔۔

تم سب کو پاگل بنا سکتی ہو مجھے نہیں۔۔

بتاؤ اب ہوا کیا ہے؟ بھروسہ نہیں ہے مجھ پر؟ مہر جذباتی ہو گئی۔۔۔

ہے۔۔۔ منت آہستہ سے بولی۔۔۔

پھر؟؟ مہر نے اس کا چہرہ اوپر کیا۔۔۔۔

دیکھو منت میں جانتی ہوں کوئی تو بات ہے جو تمہیں پریشان کر رہی ہے، کچھ تو ہے ایسا تم ایسی نہیں تھی، جیسی اب ہو۔۔۔

تم کافی کافی دیر خاموش بیٹھی رہتی ہو۔۔ چونک جاتی ہو۔۔ ہر وقت کہیں گھم رہتی ہو۔۔۔

میں نے اکثر تمہارے چہرے پر خوف کی لکیریں دیکھی ہے۔۔ تم کسی سے ڈرتی ہو؟ کوئی پریشان کر رہا ہے بتاؤ؟

کچھ تو پلیز میری جان ایسے سب اکیلے مت برداشت کرو شیئر کرو مجھ سے اگر تمہیں کسی سے ڈر لگتا ہے بتاؤ مجھے ؟۔۔۔وہ جو بھی ہے یہاں نہیں آسکتا ہے۔۔۔مہر نے اسے پیار سے سمجھاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

وہ کافی مہینوں سے میرا پیچھا پڑا ہے۔۔۔۔منت نے چہرہ اٹھاتے ہوئے کہا اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔۔

کون ؟ کون پیچھے پڑا ہے ؟ مہر نے پوچھا۔۔۔

معلوم نہیں وہ کون ہے ؟ کیا چاہتا ہے ؟ میں نہیں جانتی۔۔۔بس وہ ہر وقت میرے آس پاس رہتا ہے۔۔۔منت رونے لگی۔۔۔

پھر بھی کچھ تو معلوم ہو گا اس کے بارے میں۔۔کوئی پتہ اس کا؟؟ مہر نے پوچھا۔۔۔

میں بس یہ جانتی ہوں کہ وہ کوئی انسان نہیں ہے۔۔۔منت روتے ہوئے بولی۔۔۔

مہر کو جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا۔۔۔۔

مجھے سب بتاؤ شروع سے۔۔۔کب سے ایسا ہو رہا ہے ؟ مہر نے پوچھا۔۔

دو تین مہینے ہو گئے ہیں۔۔۔شروع شروع میں مجھے صرف کچھ آوازیں سنائی دیتی تھی جیسے کوئی مجھے پکار رہا ہو۔۔۔میں نے امی کو بتایا انہوں نے کہا تمہارا وہم ہو گا۔۔۔۔

آہستہ آہستہ مجھے لگنے لگا جیسے کوئی ہے جو مجھ پر نظر رکھ رہا ہو مجھے دیکھ رہا ہو۔۔۔

میں ڈر گئی میں نے سوچا امی کو بتاؤ لیکن پھر سوچا امی پھر وہی کہے گی تمہارا وہم ہے اس وجہ سے میں نے نہیں بتایا۔۔پہلے وہ مجھے صرف محسوس ہوتا تھا کہ کوئی ہے جو مجھے دیکھ رہا ہے مجھ پر نظر رکھ رہا ہے میرے ساتھ ہے لیکن کچھ ہفتوں پہلے وہ ظاہر ہونے لگا ہے وہ بہت خوفناک ہے وہ میرے قریب آنے کی کوشش کرتا ہے مجھے اس سے وحشت ہوتی ہے جب وہ میرے پاس آتا ہے مجھے ایسے لگتا ہے میں جم گئی ہوں اس جگہ میں ہل نہیں پاتی پڑھنا چاہو پڑھ نہیں پاتی ایسے لگتا ہے زبان پر تالا لگ گیا ہو۔۔۔۔منت بتاتے خوفزدہ ہو رہی تھی۔۔۔

منت نے شروع سے لے کر طلحہ کے ساتھ ہوئے حادثے آور کل رات والے خواب تک کی سب باتیں مہر کو بتادی تھی۔۔۔

منت تم نے پہلے مجھے یہ سب کیوں نہیں بتایا تم اتنے مہینوں سے اتنی بڑی مشکل میں تھی اور میں اس سب سے بے خبر تھی۔۔۔

منت دو تین مہینے اہمیت رکھتے ہیں۔۔۔شروع میں بتایا ہوتا تو مسئلہ آسانی سے حل ہو جاتا۔۔۔مہر پریشانی سے بولی۔۔

میں ڈر گئی تھی میں نے کئی بار کوشش کی لیکن وہ مجھے بتانے نہیں دیتا وہ مجھے تکلیف پہنچاتا ہے جب میں کسی کو بتانے کی کوشش کرتی ہوں۔۔

مجھے ڈر تھا کہ اگر میں نے تمہیں یا کسی کو بھی بتایا تو وہ آسے نقصان نہ پہنچادے۔۔۔منت نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔۔۔

منت تم جانتی بھی ہو تم کس مصیبت کو اپنے گلے لگا بیٹھی ہو وہ۔۔۔۔

وہ تم تک رسائی حاصل کرنا چاہتا ہے وہ ایک غلیظ قسم کا جن ہے۔۔

اس کا مقصد تمہارے قریب آنا ہے اور تم اس سے ڈرتی آئی ہو اس وجہ سے وہ تمہیں ڈراتا ہے۔۔۔ایک بوڑھی خاتون نے آکر مہر کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔۔۔

منت اور مہر نے چونک کر انہیں دیکھا۔۔۔

ایسے جن جوان اور خوبصورت لڑکیوں کو تنہا دیکھ کر ان کے پاس آتے ہیں اور تم جوان بھی ہو اور خوبصورت بھی۔۔۔

اپنے بالوں کو باندھ کر رکھا کرو۔۔

اس سے ڈرامت کرو کیونکہ اس کا سامنہ تم کر سکتی ہو جب تک خود اپنی مدد نہیں کرو گی کوئی نہیں کر سکتا۔۔۔

تم ڈرتی ہو جبھی وہ حاوی ہے تم پر کبھی بھی اسے خود کے قریب مت آنے دینا ایسا ہوا تو برا ہو گا۔۔۔

جہاں تک تم بتا رہی ہو وہاں تک تو اس کا کام آسان بنا دیا ہے تم نے خود اسے اپنے پاس بلا کر۔۔۔۔وہ کافی حد تک بڑھ چکا تھا۔۔۔وہ خاتون بول رہی تھی اور مہر اور منت ساکت کھڑی تھی۔۔۔

یہ لو اپنی کلائی میں باندھ لو اس سے وہ تمہیں نظر تو آئے گا لیکن پاس نہیں آپائے گا۔۔۔۔

جب وہ آئے تو اس سے ڈرنا مت سامنا کرنا وہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ پائے گا۔۔۔۔اور ہاں وہ کوشش کرے گا سازشیں کرے گا کہ تم اسے کھول دو لیکن اسے مت کھولنا ورنہ مشکل میں پڑ جاؤ گی۔۔۔

غلطی سے بھی غلطی مت کرنا اس دھاگے کو کھولنے کی اگر کھول دیا ہو سکتا ہے وہ تم پر قبضہ کر لے کیونکہ تم اسے اپنے پاس آنے کی دعوت دے چکی ہو۔۔اگر یہ دھاگہ کھول دیا تو اس کی زمہ دار تم خود ہو گی۔۔۔۔خاتون نے دھاگہ منت کی طرف بڑھایا اور تھوڑی سختی سے کہا۔۔۔

یہ لو تم بھی اسے اپنی کلائی میں باندھ لو تم اس کے بارے میں جان چکی ہو ہو سکتا ہے وہ تمہیں نقصان پہنچائے۔۔۔خاتون نے ایک دھاگہ مہر کے ہاتھ میں تھمایا۔۔۔

اللہ بہت بڑا ہے اللہ تم لوگوں کی حفاظت کرے گا۔۔۔خاتون نے دعا دی۔۔۔۔

منت اور مہر دھاگے کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

لیکن آپ کون۔۔۔۔منت کے الفاظ اس کے منہ میں رہ گئے۔۔۔

یہ کہاں چلی گئی؟منت نے سامنے دیکھا تو کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔

پتہ نہیں۔۔۔مہر بھی حیران ہو گئی۔۔۔

مہر یہ سب کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ۔۔۔منت رو دینے کو تھی۔۔۔

میری جان پریشان مت ہو اسے باندھ لو ان شاءاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔مہر نے پیار سے کہا۔۔۔

کیا اسے باندھنا ٹھیک رہے گا؟تو نے دیکھا نہ وہ ابھی یہی تھی اور اچانک کہیں غائب ہو گئی۔۔۔مجھے سمجھ نہیں آرہا۔۔۔منت الجھی۔۔۔

منت دنیا میں برائی ہے تو اچھائی بھی ہے اللہ نے ہماری مدد کی ہے اپنے اچھے بندوں کے ذریعے۔۔۔تم اسے باندھ لو۔۔۔مہر نے اسے سمجھایا۔۔۔

دونوں نے ایک دوسرے کی کلائی میں دھاگے باندھے اور گھر کے لیے نکل گئی۔۔۔

***

کچھ دن بعد۔۔۔

سب ٹھیک چل رہا تھا منت کا خوف پہلے سے بہت کم ہو چکا تھا۔۔۔

وہ اسے نظر آتا تھا لیکن اسے سکون تھا کہ وہ اس کے پاس نہیں آئے گا اب۔۔۔

منت اپنی پہلے والے لائف میں واپس آرہی تھی آہستہ آہستہ۔۔۔

سب گھر والے اور مہر بھی بہت خوش تھے کہ منت پہلے کی طرح ہنسنے بولنے لگی ہے۔۔

منت کا ڈر کم تو ہوا تھا لیکن ختم نہیں منت کو لگنے لگا کہ سب ٹھیک ہو گیا ہے لیکن آگے کیا ہونے والا تھا سب اس بات سے بے خبر تھے۔۔۔

****

منت تم نے پھر کیا سوچا؟

مہر نے منت کو مخاطب کر کے کہا۔۔

کس بارے میں؟

منت نے پوچھا۔۔۔

طلحہ کے بارے میں۔۔۔مہر بولی۔۔۔

کچھ نہیں سوچا اب تک۔۔۔۔منت سر جھکا گئی۔۔۔۔

کیا تمہیں ابھی بھی ڈر ہے اس بات کا؟

مہر نے پوچھا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔منت نے نفی میں سر کو ہلایا۔۔۔

اب تو وہ جن بھی تمہارے پاس نہیں آتا۔۔۔

تو پھر اب کیا مسئلہ ہے؟مہر نے پوچھا۔۔۔

کوئی نہیں۔۔۔منت نے جواب دیا۔۔۔

منت مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔طلحہ نے آتے ہوئے کہا۔۔۔

ہمم کرو۔۔۔منت بولی۔۔۔

میں جاتی ہوں مجھے کام ہے کچھ۔۔۔مہر آنکھ مارتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔

تم نے میری بات کا اب تک کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔طلحہ معمول کے خلاف سنجیدہ نظر آرہا تھا۔۔۔

کون سی بات کا؟منت نے انجان بنتے ہوئے کہا۔۔۔

منت۔۔۔طلحہ نے اسے گھورا۔۔۔۔

میں سوچ کر بتاؤ گی۔۔۔۔منت نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کل رات تک کا وقت ہے جتنا سوچنا ہے سوچ لو۔۔۔۔طلحہ نے کہا۔۔۔۔۔

منت وہاں سے چلی گئی اور طلحہ خوش ہو گیا کہ اس نے کچھ تو کہا ورنہ تو وہ بنا کچھ کہے ہی چلی جاتی تھی۔۔۔۔

****

منت نے طلحہ کو ہاں کر دی تھی۔۔۔

طلحہ تو مانو جھوم اٹھا تھا۔۔۔

اس نے منت کے بہت روکنے اور منع کرنے کے باوجود اپنے گھر پر بات کر لی تھی۔۔

سیمہ بیگم اور احمد صاحب کو تو کوئی اعتراض ہی نہیں تھا۔۔۔

سیمہ بیگم کی تو مانو دل کی خواہش پوری ہو گئی تھی۔۔۔

وہ سب کچھ بہت جلدی چاہتا تھا۔۔۔

اس لیے سیمہ بیگم نے سائرہ بیگم سے بات کر لی تھی۔۔۔

ان کو بھی بھلا کیا اعتراض ہونا تھا۔۔۔

طلحہ اور منت کی بات پکی ہو گئی تھی۔۔۔۔

دونوں کو ہی اپنی محبت ملنے جا رہی تھی۔۔۔

سب جگہ خوشی کا ماحول تھا۔۔۔

سب ہی خوش تھے سوائے ایک کے۔۔

طلحہ نے ایک نئی ضد لگا رکھی تھی کہ شادی کی ڈیٹ جلدی فیکس کی جائے۔۔۔

جب کہ سب کہہ رہے تھے کہ پہلے تم دونوں اپنی پڑھائی ختم کر لو پھر سوچے گے اس بارے میں۔۔ لیکن طلحہ بھی ضدی تھا اس نے سب کو منا کر ہی چھوڑا۔۔۔

طلحہ اور منت کے امتحان کے بعد کی ڈیٹ فیکس کر دی گئی تھی۔۔۔اس بار پہلی بار طلحہ کو امتحان کا انتظار تھا۔۔۔

*****

طلحہ یار پہلے پڑھائی تو ختم ہونے دو ابھی سے شادی کی رٹ لگالی تم نے اور ابھی تو تم کوئی کام بھی نہیں کرتے۔۔۔منت کو اتنی جلدی شادی کا فیصلہ پسند نہیں آیا تھا۔۔۔

تو کوئی بات نہیں تم بعد میں بھی پڑھ سکتی ہو میں نے منع تو نہیں کیا اور رہی کام کی بات تو تم جانتی ہو بابا کے آفس کا آدھا کام میں سنبھالتا ہوں اور پڑھائی کے بعد پورا میں ہی سنبھالوں گا۔۔۔طلحہ نے اطمینان سے جواب دیا۔۔۔

چلو یہ تو ٹھیک ہے لیکن کیسے لگے لگا میں شادی کے بعد پڑھنے جاؤ۔۔۔منت نے منہ بنایا۔۔۔

اچھا لگے گا تم اور میں ساتھ میں جایا کرے گے نہ۔۔۔تم پہلی بیوی ہو گی جو اپنے شوہر کو آفس کے لیے نہیں کالج کے لیے تیار کرو گی۔۔۔۔طلحہ شوخ ہوا۔۔۔

تم پاگل ہو۔۔منت بولی۔۔۔

ہاں تمہارے لیے۔۔۔طلحہ کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔۔۔

کتنی بکواس کرتے ہو تم۔۔۔منت ہنسنے لگی۔۔۔۔

یار تھوڑی تو عزت کر لو ہونے والا شوہر ہوں تمہارا۔۔۔طلحہ نے معصوم شکل بنائی۔۔۔

ہاہاہاہا سوچ لو میں بدلنے والی نہیں ہوں۔۔۔منت نے اسے ڈرانے والے انداز میں کہا۔۔۔

ہمیں اپنی بے عزتی قبول ہے۔۔۔طلحہ مسکرا دیا۔۔۔۔

طلحہ تم واقع میں پاگل ہو۔۔۔منت ہنسنے لگی۔۔۔

طلحہ اسے ہنستا دیکھنے لگا۔۔۔

***

کمرے میں خوابناک ماحول بنا تھا۔۔۔

طلحہ اپنے بیڈ پر لیٹا سکون کی نیند سو رہا تھا۔۔۔

وہ صرف میری ہے۔۔۔اس سے دور رہو۔۔۔

جب اسے اپنے کان میں کسی کی سرگوشی سنائی دی۔۔۔

طلحہ اچانک چونک کر اٹھ گیا۔۔۔

آس پاس دیکھا تو کوئی نہیں تھا۔۔۔

کون ہو سکتا ہے؟ طلحہ سوچ میں پڑ گیا۔۔۔

شاید میں نے کوئی خواب دیکھا ہو۔۔۔ طلحہ واپس بیڈ پر لیٹ گئے۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد اسے نیند آ گئی اور وہ سو گیا۔۔۔

اور وہ دور کھڑا غصے سے اسے گھور رہا تھا۔۔۔

****

طلحہ اور منت کے امتحانات شروع ہو چکے تھے۔۔۔

اس کے بعد شادی کے فنکشن شروع ہو جانے تھے۔۔۔

طلحہ بہت ایکسائڈیڈ تھا۔۔۔

اس دوران اس کے ساتھ کئی واقعات پیش آئے کیونکہ وہ اس سب پر یقین نہیں رکھتا تھا تو اس نے کسی کو نہ تو بتایا

اس بارے میں کچھ اور نہ ہی کچھ خاص دھیان دیا۔۔۔۔

***

آج منت کا مایوں تھا۔۔

منت نے پیلے کلر کا نیٹ کا لہنگا پہنا تھا جس کی چولی گرین کلر کی تھی۔۔۔چہرے پر لائٹ سا میک اپ کیا تھا۔۔بالوں کو رول کر کے آگے کی طرف کیے۔۔۔پھولوں سے بنی جیولری میں وہ نظر لگ جانے والی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

ماشاءاللہ۔۔۔مہر کے منہ سے بے اختیار نکلا۔۔۔

شکریہ۔۔منت مسکرادی۔۔۔

بڑی خوش نظر آرہی ہو محبت کے مل جانے سے۔۔مان بھی لو اب۔۔۔مہر نے اسے چھیڑا۔۔۔

منت جوابا مسکرادی۔۔

خوشی اس کے چہرے سے ظاہر ہو رہی تھی۔۔۔

***

فنکشن سائرہ بیگم کے گھر میں ہی رکھا گیا تھا۔۔

مہر منت کو باہر لے گئی۔۔اور لان میں بنے اسٹیج پر بیٹھا دیا۔۔۔

سائرہ بیگم نے منت کی نظر اتاری۔۔۔

سب نے منت کی خوب تعریف کی اور دعائیں دی۔۔

کچھ بعد رسمیں شروع ہو گئیں۔۔۔

منت پورے فنکشن میں کسی کی نظروں کے حصار میں تھی اور یہ بات وہ محسوس کر سکتی تھی۔۔۔

رسمیں ختم ہونے کے بعد منت بیٹھے بیٹھے تھک گئی تھی تو مہر اسے اس کے روم میں چھوڑ آئی۔۔

***

منت ڈریسنگ کے سامنے کھڑی جیولری اتار رہی تھی جب اسے خود پر کسی کی نظریں محسوس ہوئی۔۔۔

منت نے مڑ کر پیچھے دیکھا۔۔۔

تو وہ کمرے کے دروازے پر کھڑا اسے گھور رہا تھا۔۔۔

* * *

* * * *

اسے یوں اچانک دیکھ کر منت ڈر گئی۔۔۔

جب وہ سامنے آئے تو اس سے ڈرنا مت ایسے وہ تم پر حاوی ہو جائے گا اس کا سامنا کرنا وہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔۔۔ خاتون کے الفاظ منت کے کان میں گونجے۔۔۔

منت کچھ کو نارمل کرنے لگی۔۔۔

آیت الکرسی پڑھتے ہوئے منت دروازے کی جانب بڑھنے لگی۔۔۔

منت اور اس میں کچھ ہی فاصلہ رہ گیا تھا۔۔ کہ اچانک وہ غائب ہو گیا۔۔۔ منت نے سکھ کا سانس لیا۔۔۔

اور آ کر پھر اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔۔۔

* * * *

طلحہ رات اپنے کمرے میں سو رہا تھا جب کسی نے اس کی چادر کھینچی۔۔۔۔

طلحہ نے چادر واپس کھینچ کر اوڑھ لی۔۔۔

پھر سے وہی ہوا۔۔۔

طلحہ نے پھر چادر کھینچ کر اوڑھ لی۔۔۔

اگلے بار پھر وہی ہوا۔۔۔ تو طلحہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔۔

ردا کیا مسئلہ ہے۔۔۔ طلحہ سمجھا ردا اسے تنگ کر رہی ہے۔۔۔

آس پاس نظریں گھمائی تو کوئی نہیں تھا۔۔۔

وہ کیا تھا؟ طلحہ نے اپنے دائیں طرف رکھی ڈریسنگ ٹیبل کے آئینے کو چونک کر دیکھا۔۔۔

وہ صرف میری ہے۔۔۔ اس سے دور رہو۔۔۔۔ سامنے خون سے شیشے پر لکھا ہوا تھا۔۔۔

یہ کیا مزاق ہے دلہے کے ساتھ بھی کوئی ایسا مزاق کرتا ہے۔۔۔ طلحہ منہ بناتا ہوا اٹھا اور جا کر شیشے صاف کر دیا۔۔۔

صبح پوچھو گا ان لوگوں سے تو۔۔۔ طلحہ سوچتا ہوا آ کر لیٹ گیا۔۔۔

وہ اسے غصے سے دیکھتا ہوا غائب ہو گیا۔۔۔

طلحہ اس سب کو ایک مزاق سمجھ رہا تھا۔۔۔

جب کہ وہ اب اپنا کچھ اور ہی ارادہ بنا چکا تھا۔۔۔ جس سے طلحہ بے خبر تھا۔۔۔

* * * *

طلحہ تم کہاں جا رہے ہو؟ کچھ دیر بعد بارات لے کر جانی ہے اور تم باہر جا رہے ہو۔۔۔۔ سیمہ بیگم نے پوچھا۔۔۔

ماما میں بس آدھے گھنٹے میں آ جاؤں گا بلکہ پندرہ منٹ میں اوکے اللہ حافظ۔۔۔ طلحہ کہتا ہوا گھر سے نکل گیا۔۔۔

اللہ حافظ اللہ کے امان میں جاؤ۔۔۔ مجال ہے جو کوئی میری سن لے۔۔۔ سیمہ بیگم اندر چلی گئی۔۔۔

* * *

طلحہ ڈرائیو کر رہا تھا جب اسے لگا کار میں کوئی اور بھی ہے۔۔۔

اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو کوئی نہیں تھا۔۔۔

ہارن کی آواز پر طلحہ نے چونک کر آگے دیکھا تو سامنے سے ٹرک آ رہا تھا طلحہ نے فوراً سے گاڑی دوسری جانب موڑی۔۔۔

بال بال بچے۔۔۔طلحہ نے لمبی سانس لی۔۔۔

طلحہ نے گاڑی پھر سے اسٹارٹ کی اور ایک شاپ پر جا کر روک دی۔۔۔

طلحہ نے اندر جا کر منت کے لیے خوبصورت سا تحفہ پسند کرنے لگا۔۔۔

وہ باہر کھڑا اسے دیکھ رہا تھا وہ ہر بار ناکامیاب ہو رہا تھا اور یہ بات اسے طیش دلا رہی تھی۔۔۔

طلحہ تحفہ لے کر واپس گاڑی میں آ گیا اور اللہ کا نام لیتے ہوئے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔۔۔

****

وہ دن آ ہی گیا تھا جس کا طلحہ کو شدت سے انتظار تھا۔۔۔

دونوں نے نکاح کے خوبصورت بندھن میں ایک دوسرے کو قبول لیا تھا۔۔۔

نکاح کے بعد دونوں کو ساتھ لا کر بیٹھا دیا گیا۔۔۔

آج منت بہت حسین لگ رہی تھی۔۔

وہ آج باقی دنوں سے ہٹ کر تیار ہوئی تھی آخر آج اس کا دن تھا۔۔۔

منت نے لال کلر کے ساتھ گرین کلر کے کنٹراس کا شرارا زیب تن کیا ہوا تھا۔۔۔معمول کے خلاف بالوں کو جوڑے میں قید کیے، ہونٹوں کو لال لپ اسٹک سے ڈھکے، چہرے پر مہارت سے کیا گیا میک اپ اس کے حسن میں چار چاند لگا رہا تھا۔۔۔

طلحہ کا تو اس سے نظر ہٹانا مشکل ہو رہا تھا۔۔

طلحہ بھی کچھ کم نہیں لگ رہا تھا بلیک کلر کی شیروانی میں، بالوں کو سلیقے سے سیٹ کیے وہ بہت ڈیسنٹ لگ رہا تھا۔۔۔۔

دونوں کی جوڑی بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

سب نے ہی بہت تعریف کی۔۔۔۔

طلحہ بھائی ادھر دیکھیں۔۔۔ردا نے طلحہ کو کہا جو منت کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا؟ طلحہ چونکا۔۔۔

منت نے آپ کے ساتھ ہی رہنا ہے بھاگ نہیں جانا۔۔۔ سمرا نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

منت مسکرانے لگی۔۔۔

طلحہ نے ہنستے ہوئے نظریں گھمالیں۔۔

سب طلحہ کی کلاس لے رہے تھے۔۔۔

مہر نے طلحہ اور منت کے بہت سے خوبصورت لمحوں کی تصویریں اپنے موبائل میں قید کی۔۔۔

اللہ انہیں ایسے ہی خوش رکھے مہر کے دل سے دعا نکلی۔۔۔

سب ہی خوش تھے سوائے ایک کے جو آج بے حد غصے میں تھا۔۔۔

آگے وہ کیا کرنے والا تھا اس بات سے سب بے خبر اپنی خوشیوں میں مصروف تھے۔۔۔۔

****

رخصتی کا وقت آیا تو منت سائرہ بیگم سے لپٹ گئی۔۔۔

اللہ تمہیں خوش رکھے انہوں نے اسے خود سے الگ کرتے ہوئے دعا دی۔۔۔۔

حمزہ کے گلے لگ کر بھی وہ خوب روئی اسے آج شدت سے اپنے بابا کی یاد آئی تھی۔۔۔

قرآن پاک کے سائے میں ماں کی دعائیں کے ساتھ وہ اپنی نئی زندگی کی شروعات کرنے اپنے نئے گھر کو روانہ ہو گئی۔۔۔

****

کمرے میں خوابناک ماحول بنا تھا۔۔۔کمرے کو بہت خوبصورتی سے سجایا گیا پورے کمرا گلاب کی مہک سے مہک رہا تھا۔۔سائیڈ لیمپ کی مدھم سی روشنی کمرے کا ماحول اور خوبصورت بنا رہی تھی۔۔

منت بیڈ پر خود میں سیمٹی بیٹھی تھی۔۔جب طلحہ کمرے میں داخل ہوا۔۔۔

السلام وعلیکم طلحہ نے بلند آواز میں سلام کیا۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔منت نے آہستہ سی آواز میں جواب دیا۔۔۔

طلحہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا بیڈ پر آکر بیٹھ گیا۔۔۔

ایک بات بتاؤ؟۔۔۔طلحہ نے اس سے سوال کیا۔۔۔۔

جی۔۔۔منت بولی

تم رو رو کر بھوتنی تو نہیں بن گئی نا دیکھو ایسا ہے تو بتا دو میں گھونگھٹ نہیں اٹھا رہا ایسے ہی ڈر ور گیا تو۔۔۔۔طلحہ نے اسے ہنسانے کے لیے کہا کیونکہ پورے رستے وہ روتی ہوئی آئی تھی۔۔۔

طلحہ۔۔۔منت نے خود ہی اپنا گھونگھٹ اٹھا لیا۔۔۔۔

ماشاءاللہ۔۔۔۔طلحہ کے منہ سے بے اختیار نکلا۔۔۔

منت کے الفاظ اس کے منہ میں ہی رہ گئے۔۔۔۔۔

منت سر جھکا گئی۔۔۔۔

میں اپنے رب کا شکر گزار ہوں اس نے مجھے تم سے نوازا۔۔۔۔طلحہ نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔۔۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔۔۔طلحہ نے دل سے اس کی تعریف کی۔۔۔

منت بس جھکائے بیٹھی تھی۔۔۔

روکو۔۔۔طلحہ اٹھ کر الماری کی جانب بڑھا۔۔۔

الماری سے ایک لال کلر کا کیس نکال کر وہ واپس آیا۔۔۔

یہ لو تمہاری منہ دیکھائی۔۔۔ طلحہ نے کیس اس کی جانب بڑھایا۔۔۔

منت نے کیس تھام لیا۔۔۔ اس میں کیا ہے؟

منت نے سوال کیا۔۔۔

خود دیکھو۔۔ طلحہ مسکرانے لگا۔۔۔

منت نے اسے کھولا تو اس میں ایک خوبصورت سا گولڈن کلر کا بریسلیٹ تھا۔۔۔

واؤ۔۔۔ منت نے اسے اپنے ہاتھ میں لیا۔۔۔

پسند آیا؟۔۔۔ طلحہ نے اسے دیکھا۔۔۔

بہت خوبصورت ہے۔۔۔ منت نے اسے دیکھا جو پہلے سے ہی اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

اسے پہن لو۔۔۔ طلحہ نے کہا۔۔۔

جواباً منت نے بریلسیٹ اس کی جانب بڑھا دیا۔۔۔

طلحہ کی مسکراہٹ اور گہری ہو گئی اس نے بریلسیٹ لیا اور اس کی کلائی میں پہنانے لگا۔۔۔

یہ کیا ہے؟ طلحہ کی نظر کالے دھاگے پر گئی۔۔۔

یہ دھاگہ ہے۔۔۔ منت نے کہا۔۔۔

اسے کھول دو۔۔۔۔ طلحہ بولا۔۔۔

نہیں۔۔۔ منت گھبرا کر بولی۔۔۔

کیوں؟ طلحہ نے اسے دیکھا۔۔۔

یہ میری حفاظت کرتا ہے پڑھا ہوا دھاگہ ہے یہ میں اسے نہیں کھول سکتی۔۔۔۔ منت نے وضاحت دی۔۔۔

کھول دو اب میں ہوں نہ تمہاری حفاظت کے لیے۔۔۔ طلحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

پلیز۔۔۔ منت نے معصوم سی شکل بنائی۔۔۔

ٹھیک ہے بھئی۔۔۔ طلحہ نے بریلسیٹ اس کی دوسرے ہاتھ میں پہنا دیا۔۔۔

اچھا ایک بات بتاؤ؟ طلحہ نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا۔۔۔

جی۔۔۔ منت بولی۔۔۔

تمہیں مجھ سے محبت کب ہوئی؟۔۔ طلحہ نے سوال کیا۔۔۔

کس نے کہا مجھے تم سے محبت ہے۔۔۔۔ منت نے بھی اسے تنگ کرنا چاہا۔۔۔۔

جھوٹی۔۔۔ طلحہ نے منہ بنایا۔۔۔

نہیں سچ۔۔۔ منت نے گردن ہلائی۔۔۔

پھر ہاں کیوں کی؟ طلحہ نے پوچھا۔۔۔

بس ویسے ہی میں نے سوچا شادی تو کرنی ہے تم سے ہی کر لوں۔۔۔ منت اب کافی حد تک بہتر فیل کر رہی تھی۔۔۔

میں نہیں مانتا۔۔۔ طلحہ نے آنکھیں گھما لیں۔۔۔

نا مانو۔۔۔ منت ہنسنے لگی۔۔۔۔

بہت بد تمیز ہو لگ ہی نہیں رہی تم دلہن ہو اور ابھی ہماری شادی ہوئی ہے۔۔۔ طلحہ نے جل کر کہا۔۔۔

اچھاااا۔۔ منت نے اچھا کو لمبا کھینچا۔۔۔

جی۔۔۔ طلحہ نے بھی جی جو لمبا کھینچا۔۔۔۔

تم واقع بہت عجیب ہو ایک پل میں کچھ دوسرے پل میں کچھ۔۔۔ لیکن جیسی بھی ہو میری جان ہو۔۔۔۔ طلحہ اسے دیکھ کر سوچنے لگا اور مسکرا دیا۔۔۔

* * * *

طلحہ جلدی کرو دس بج نیچے سب انتظار کر رہے ہیں۔۔۔منت طلحہ کو آواز دی۔۔۔

تو دس تو روز بجتے ہیں کوئی نئی بات ہے۔۔۔طلحہ شاور لے کر باہر آیا اور ٹاول سے بال خشک کرتا اس کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔۔۔

حد ہے۔۔۔منت نے اسے گھورا۔۔۔

اب جلدی کرو بھئی۔۔۔منت نے زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔

توبہ ہے لڑکی ایسے ہی چلا جاؤں کچھ تو ٹائم لگے گا نہ۔۔۔طلحہ نے جھنجھلا کر کہا۔۔

منت نے اسے دیکھا جو بنا شرٹ کے کھڑا تھا۔۔۔

نہیں نہیں۔۔۔منت ہنسنے لگی۔۔۔

* * * *

رات ولیمے کے فنکشن سے فارغ ہوتے ہوتے کافی دیر ہو گئی تھی منت آتے ہی چینج کر کے سو گئی تھی۔۔۔

میرے پاس آؤ، آؤ نہ، ادھر آؤ۔۔۔وہ دونوں ہاتھ پھیلائے اسے اپنے پاس بلا رہا تھا۔۔۔

منت ڈر کر پیچھے ہٹ رہی تھی۔۔۔

چلو میرے ساتھ۔۔۔اس نے منت کا ہاتھ پکڑا اور اسے گھسیٹتے ہوئے لے کر جانے لگا۔۔۔

نہیں۔۔۔چھوڑ دو مجھے مت لے کر جاؤ چھوڑ دو۔۔۔منت اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

اس کے ناخن بڑے ہونے کی وجہ سے منت نے جب اپنا ہاتھ اس سے چھڑانا چاہا تو اس کے ہاتھ سے خون نکلنے لگا۔۔۔

منت پر بے حوشی طاری ہونے لگی اور وہ بے ہوش ہو گئی۔۔۔

منت ایک دم سے چونک کر اٹھ گئی۔۔۔

آس پاس دیکھا تو کمرے میں طلحہ اور اس کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔۔۔

کمرا تاریکی میں ڈوبا تھا برابر میں طلحہ بے خبر سو رہا تھا۔۔۔

منت لمبی لمبی سانسیں لینے لگی۔۔۔

اس نے سوچا طلحہ کو اٹھائے لیکن پھر ارادہ ترک کر کے واپس لیٹ گئی۔۔۔

اور دوردِ پاک پڑھتے پڑھتے سو گئی۔۔۔

****

صبح منت ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی تیار ہو رہی تھی جب طلحہ اس کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

کیا ہے؟ منت نے اس کی نظریں خود پر محسوس کی تو پوچھا۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔ طلحہ نے گردن نفی میں ہلائی اور مسکراتے ہوئے اس کی کلائی تھام لی اور ڈریسنگ پر بکھری پڑی چوڑیاں اس کی کلائی میں پہنانے لگا۔۔۔

منت نے مسکرا کر اسے دیکھا۔۔۔

تمہارا بریسلیٹ کہاں گیا؟ طلحہ نے اس کے ہاتھ خالی دیکھ کر پوچھا۔۔۔

وہ تو میں نے سنبھال کر رکھ دیا۔۔۔ منت نے معصومیت سے کہا۔۔۔

میں نے وہ تمہیں رکھنے کے لیے نہیں دیا تھا کہاں ہے لے کر آؤ۔۔۔ طلحہ نے اسے گھور کر کہا۔۔۔

منت سر ہلاتی ہوئی الماری کی جانب بڑھ گئی۔۔

یہ لڑکی واقع پاگل ہے۔۔ طلحہ بڑبڑایا۔۔۔

منت نے بریسلیٹ لا کر اسے تھما دیا۔۔۔

اسے اتار دو اب اس ہاتھ میں تم نے چوڑیاں پہن لی ہے اور اسے بریسلیٹ اچھا نہیں لگے گا۔۔۔طلحہ نے دھاگے کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

نہیں۔۔۔منت نے فوراً کہا۔۔۔

کیوں؟طلحہ نے آئبرو اچکا کر پوچھا۔۔۔

بس میں نے بتایا تو تھا یہ میری حفاظت کے لیے ہے۔۔۔منت پریشانی سے بولی۔۔۔

اور میں نے بھی کہا تھا اب تمہاری حفاظت کے لیے میں ہوں۔۔۔طلحہ نے ہاتھ دھاگے کی طرف بڑھایا۔۔۔

طلحہ لیکن اس کے پیچھے ایک اور بات ہے سنو تو پلیز۔۔۔اس سے پہلے منت اور کچھ بتاتی اسے طلحہ نے دھاگہ کھول دیا اور اپنے رکھ لیا۔۔۔

اور بریسلیٹ اس کی کلائی میں پہنا دیا۔۔۔۔

جلدی آجاؤ اب اور ہاں آج شام تیار رہنا۔۔۔مہر کے گھر جانا ہے۔۔۔طلحہ اس کے گال کھینچتا ہوا چلا گیا۔۔

منت کو خوف آنے لگا وہ جلدی جلدی تیار ہو کر بھاگنے والے انداز میں کمرے سے نکل گئی۔۔۔

منت کے کمرے سے جاتے ہی کسی کا ذور دار قہقہہ کمرے میں گونجا۔۔۔۔

طلحہ جانے انجانے میں بہت غلط کر چکا تھا۔۔۔

جس کی اسے خبر تک نہیں تھی کہ اس کی یہ غلطی منت کے لیے کتنی خطرناک ثابت ہو سکتی تھی۔۔۔۔

****

شام کو طلحہ اور منت مہر کے گھر پہنچ گئے۔۔۔

کھانا خوشگوار ماحول میں کھایا گیا اس کے بعد چائے کا دور چلا ابھی سب باتیں ہی کر رہے تھے کہ منت اٹھ کر سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر کی جانب جانے لگی۔۔۔

منت۔۔۔ طلحہ نے اسے آواز دی۔۔۔

منت نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔

رو کو میں اسے لے کر آیا۔۔۔ طلحہ نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

چلو ہم بھی اوپر ہی چلتے ہیں۔۔۔ مہر نے چائے کی ٹرے اٹھائی اور طلحہ کے پیچھے چلی گئی۔۔۔

منت سنو تو یار۔۔۔ طلحہ نے اسے آواز دی جو بس اوپر چڑھتی جا رہی تھی۔۔۔

منت چھت پر آ گئی۔۔ طلحہ بھی اس کے پیچھے پیچھے چھت پر آ گیا۔۔۔

طلحہ نے سامنے دیکھا تو منت چھت کی دیوار پر کھڑی ہو گئی۔۔۔ طلحہ کی تو مانو جان ہی نکل گئی۔۔

منت۔۔۔۔۔ طلحہ ذور سے چیخا۔۔۔

مہر طلحہ کی آواز سن کر جلدی سے اوپر آئی۔۔۔

طلحہ نے بھاگتے ہوئے منت کا ہاتھ کھینچا۔۔۔ اور اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔۔۔

منت تم پاگل ہو تم نے میری جان نکال دی کیا کر رہی تھی یہ؟ طلحہ اس پر چیخا۔۔۔

مہر بھی ان کے پاس آ گئی۔۔۔

منت یہ کیا کرنے لگی تھی تم؟ مہر نے بھی منت کو دیوار پر کھڑا دیکھ لیا تھا۔۔۔

می۔۔۔ میں۔۔۔ یہ۔۔۔ یہاں۔۔۔ کیسے۔۔۔؟ میں۔۔۔ تو نیچے تھی نہ تم سب کے ساتھ۔۔۔ منت جیسے ہوش میں آئی ہو۔۔۔

طلحہ نے اسے خود سے الگ کیا۔۔۔

کیا مطلب تمہارا تم یہاں کھڑی تھی دیوار پر اگر میں نہیں آتا تو تم گر جاتی۔۔۔ طلحہ غصے سے بولا۔۔۔

مجھے سچ میں نہیں معلوم میں یہاں کیسے آئی۔۔۔ منت رو دینے کو تھی۔۔۔

طلحہ۔۔مہر نے طلحہ کو آرام سے بات کرنے کا اشارہ کیا۔۔۔

منت ابھی تم نیچے چلو نیچے چل کر بات کرتے ہیں طلحہ اسے نیچے لے کر آؤ۔۔۔مہر نے دھیمے لہجے میں کہا اور نیچے چلی گئی۔۔۔

طلحہ اور منت بھی نیچے آ گئے۔۔۔۔

اس بار وہ پھر ناکامیاب ہو گیا تھا اور ہر بار کی ناکامیابی اسے طیش دلا رہی تھی۔۔۔

****

مہر نے منت کو پانی پلایا۔۔۔

اب بتاؤ منت کیا ہوا تھا؟ مہر نے پوچھا۔۔۔

مجھے کچھ نہیں یاد۔۔۔منت نے اپنا سر تھام لیا۔۔۔۔

منت دیکھو ہم سب ساتھ بیٹھے تھے تم اچانک اٹھ کر چھت پر چلی گئی جب ہم چھت پر پہنچے تو تم دیوار پر کھڑی تھی اگر طلحہ تمہیں نہ کھینچتا تو تم کود نے والی تھی۔۔۔۔مہر نے اسے ساری بات بتائی۔۔۔

مجھے کیوں کچھ نہیں یاد۔۔۔منت نے روتے ہوئے اپنا سر پکڑ لیا۔۔۔

منت تمہارا دھاگہ کہاں ہے؟ مہر نے اس کا ہاتھ خالی دیکھا تو فوراً سے بولی۔۔۔

وہ طلحہ نے اتار دیا۔۔۔منت نے بتایا۔۔۔

طلحہ تم نے کیوں اتارا؟ مہر نے خاموش بیٹھے طلحہ سے پوچھا۔۔۔

کیا ہے ایسا اس دھاگے میں۔۔۔۔طلحہ جھنجھلا گیا۔۔۔

مہر نے طلحہ کو پوری بات بتائی۔۔۔

تم پاگل ہو گئی ہو ایسا کچھ نہیں ہوتا۔۔۔طلحہ کو یقین نہیں آ رہا تھا۔۔۔

طلحہ ہم جھوٹ نہیں کہہ رہے ایسا ہی ہے تم نے دیکھا نہیں ابھی اس کے ساتھ کیا ہوا۔۔۔مہر نے اسے سمجھایا۔۔۔

طلحہ سوچ میں پڑ گیا۔۔وہ اس سب پر یقین نہیں رکھتا تھا تو اسے سمجھ ہی نہیں آیا وہ کیا کرے۔۔۔

وہ دھاگہ کہاں ہے؟مہر نے پوچھا۔۔۔

میرے پاس ہی ہے۔۔۔طلحہ نے پوکیٹ سے کالا دھاگہ نکالا۔۔۔

ادھر دو اسے۔۔۔مہر نے واپس وہ منت کی کلائی میں باندھ دیا۔۔۔

اب اسے مت کھولنا۔۔۔مہر نے سختی سے دونوں کو سمجھایا۔۔۔

دونوں نے سر اثبات میں ہلا دیا۔۔۔

***

ایم سوری۔۔۔میں نے تم پر غصہ کیا۔۔۔طلحہ شرمندہ شرمندہ سا اس کے سامنے بیٹھا تھا۔۔۔

کوئی بات نہیں۔۔۔اور سوری مجھے کرنی چاہیے میں نے اتنا پریشان کر دیا اپنی وجہ سے سب کو۔۔۔منت نے چہرہ جھکا لیا۔۔۔

منت تم وہاں پہنچی کیسے؟طلحہ کا دماغ اب تک وہی اٹکا تھا۔۔۔

مجھے یاد نہیں بلکل میں وہاں کیسے پہنچی۔۔۔منت الجھن کا شکار تھی۔۔۔

کیا واقع مہر نے جو کہا وہ سچ ہے؟طلحہ نے اس سے تصدیق چاہی۔۔۔

ہمم۔۔منت نے ذور سے گردن ہلائی۔۔۔

افففف۔۔طلحہ جھنجھلا گیا۔۔۔

طلحہ وہ مجھے کہتا ہے میں تمہیں اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔۔۔منت روہانسی ہو گئی۔۔۔

میں تمہیں کہیں نہیں جانے دونگا۔۔۔تم پریشان مت ہو۔۔۔طلحہ نے اس کا ماتھا چوما۔۔۔اور اسے خود میں بھینچ لیا۔۔۔

طلحہ کا اس سب پر یقین کرنا بہت مشکل تھا لیکن بات منت کی تھی وہ اس سب کو مزاق یا پاگل پن کہہ کر نہیں ٹال سکتا تھا کیونکہ اسے بھی کہیں نہ کہیں اس بات پر کچھ کچھ یقین ہو رہا تھا اور وہ منت کو ہر گز کھونا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

****

پتہ نہیں یہ سب کیا ہو رہا ہے کیا واقع وہ سب سچ تھا جو منت نے کہا۔۔۔۔

کیا ایسا بھی ہو سکتا ہے؟

ایک جن ایک انسان کے پیچھے پڑ سکتا ہے؟

وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائے گا۔۔۔۔طلحہ کی آنکھوں کے سامنے منت کا روتا ہوا چہرہ آیا۔۔۔

ہمم طلحہ نے ایک گہری سانس لی۔۔۔۔

مجھے یقین کرنا چاہیے منت کا وہ مجھ سے اتنی بڑی بات جھوٹ نہیں کہے گی ایسے نہ ہو میں یقین نہ کروں اور یہ سب سچ ہو تو کہیں وہ واقع منت کو لے نہ جائے مجھے اس کا ساتھ دینا چاہیے۔۔۔طلحہ ڈرائیو کرتے کرتے سوچ رہا تھا۔۔۔کہ اچانک سے کوئی گاڑی کے سامنے آگیا۔۔۔

طلحہ نے بریک لگایا۔۔۔

بیٹا مجھے ذرا آگے تک چھوڑ دو۔۔۔ایک بوڑھے سے آدمی نے کار کی ونڈو کے پاس آکر کہا۔۔۔

طلحہ نے انہیں دیکھا۔۔۔ان کا چہرہ کپڑے سے ڈھکا ہوا تھا۔۔۔

جی ضرور۔۔۔طلحہ نے کچھ سوچ کر جواب دیا اور کار کا دروازہ کھول دیا۔۔۔

وہ آدمی کار میں آکر بیٹھ گیا۔۔۔

کہاں جانا ہے انکل آپ کو؟ طلحہ نے کار اسٹارٹ کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

بس بیٹا اس جگہ پہنچا دو۔۔۔ آدمی نے اسے ایک پرچی دی۔۔۔

جی۔۔ طلحہ بولا۔۔۔

یہ کیسی عجیب سی جگہ ہے۔۔۔ سامنے ایک بہت پرانا پیڑ تھا اور اس سے عجیب ہی وحشت سی ہو رہی تھی۔۔۔ طلحہ نے اس پرچی میں لکھے پتے پر پہنچ کر سوچا۔۔۔

یہاں تو کسی انسان کا نام و نشان تک نہیں نہ تو کوئی گھر ہے نہ ہی کچھ یہ ایسی جگہ کیسے رہ لیتے ہیں۔۔۔ طلحہ سوچ میں پڑ گیا۔۔۔

آپ کی منزل تو آ گئی لیکن آپ ایسی جگہ کیسے۔۔۔۔ طلحہ کے الفاظ اس کے منہ میں رہ گئے سیٹ خالی تھی وہاں کوئی نہیں تھا۔۔۔

یہ کہاں گئے؟ طلحہ سوچنے لگا۔۔۔

گاڑی سے اتر کر دیکھا تو باہر بھی دور دور تک کوئی نہیں تھا۔۔۔

عجیب بات ہے۔۔۔ اتنی جلدی کہاں گئے؟ طلحہ واپس گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔۔

طلحہ نے گاڑی آفس کے جانب دوڑائی کیونکہ ان کے چکر میں وہ پہلے ہی لیٹ ہو چکا تھا۔۔۔

***

منت اور طلحہ شام کو باہر آئے تھے۔۔۔

کیا یاد کرو گی تمہیں آئسکریم کھلاتا ہوں۔۔۔ طلحہ نے کار آئسکریم پالر کے باہر روکی۔۔۔

تم یہی بیٹھو میں لے کر آتا ہوں۔۔؟ طلحہ کار سے اتر کر اندر چلا گیا۔۔۔

واپس پر طلحہ آنے لگا تو تھوڑے ہی فاصلے پر ایک فقیر بیٹھا تھا۔۔۔

طلحہ اسے پیسے دینے کے ارادے سے اس کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

طلحہ پیسے دینے لگا تو فقیر نے اشارے سے اسے قریب آنے کو کہا۔۔۔

طلحہ بیٹھ گیا۔۔۔

وہ کچھ کہنا چاہتا تھا طلحہ اپنا کان اس کے منہ کے قریب لے گیا۔۔۔

میں نے کہا تھا نہ اس سے دور رہو وہ صرف اور صرف میری ہے۔۔۔۔خوفناک سی غصے میں بھری آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی۔۔۔۔

طلحہ ایک دم سے اس سے دور ہٹا۔۔۔

سامنے دیکھا تو کوئی نہیں تھا۔۔۔۔طلحہ کو یقین نہیں آرہا تھا اپنی آنکھوں اور کانوں پر۔۔۔

طلحہ نے جھرجھری لی۔۔۔۔

اور کار کی جانب قدم بڑھا دیا۔۔۔

اتنی دیر کیوں لگا دی؟ منت نے پوچھا۔۔۔

وہ ہاں۔۔۔سوری تھوڑا رش تھا۔۔۔طلحہ نے کہا۔۔۔

سب ٹھیک ہے نہ؟ پریشان لگ رہے ہو۔۔۔منت نے اسے دیکھا جو چہرے سے الجھا الجھا لگ رہا تھا۔۔۔

ہاں ہاں سب ٹھیک ہے۔۔۔طلحہ نے سے بتانا مناسب نہ سمجھا۔۔۔

اچھا۔۔۔منت مطمئن نہیں ہوئی۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ واپس گھر آ گئے۔۔۔۔

****

رات کے دو بج رہے تھے لیکن اس کی آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھی۔۔۔

طلحہ نے برابر میں لیٹی منت پر نظر ڈالی جو گہری نیند سو رہی تھی۔۔۔

طلحہ اپنے ساتھ ہوئے تمام حادثات کے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔۔

کہیں یہ وہی تو نہیں جو بار بار آ کر مجھے یہ سب کہتا ہے۔۔۔ طلحہ سوچنے لگا۔۔۔

پہلی بار بھی اس نے مجھے یہی لفظ کہے تھے اور اس کا مطلب شیشے پر بھی وہ سب اس نے لکھا تھا۔۔۔اور وہ سب ایکسیڈنٹ وہ مجھے ڈرانا سب کچھ منت سے جوڑا ہے۔۔۔وہ چاہتا ہے میں منت سے دور رہو اس کا مطلب کوئی واقع ہے جو منت کے پیچھے پڑا ہے اور چاہتا ہے میں اسے چھوڑ دوں۔۔۔۔ طلحہ اپنی سوچوں میں غرق تھا۔۔۔

جب منت چونک کر اٹھ گئی۔۔۔

اور رونے لگی۔۔۔

منت کی رونے کی آواز پر طلحہ ہوش میں آیا۔۔۔

کیا ہوا منت؟ رو کیوں رہی ہو؟ طلحہ پریشان ہو گیا۔۔۔

وہ۔۔۔وہ۔۔ تمہیں نقصان پہنچانا چاہتا ہے۔۔۔منت نے روتے ہوئے کہا۔۔۔

کس نے کہا تمہیں؟ طلحہ نے اس کے آنسوں صاف کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

میں نے خواب میں دیکھا ہے۔۔۔منت بولی..

منت خواب سچ نہیں ہوتے وہ نہیں کر سکتا مجھے کچھ تم سو جاؤ تم نے بس خواب دیکھا ہے۔۔۔پریشان مت ہو۔۔۔ طلحہ نے اسے سمجھایا۔۔۔

منت آنکھیں بند کر کے واپس لیٹ گئی۔۔ طلحہ اس کے بالوں انگلیاں چلانے لگا۔۔۔کچھ ہی دیر بعد منت سو گئی۔۔۔

طلحہ بھی لیٹ گیا۔۔۔اور سوچتے سوچتے سو گیا۔۔۔

****

دو دن بعد۔۔۔

طلحہ آفس جا رہا تھا جب اس کا ایکسیڈنٹ ہو گیا۔۔۔

منت کو اسپتال سے کال آئی تو وہ سیمہ بیگم اور ردا کو لے کر فوراً اسپتال پہنچی۔۔۔

ردا نے ماہین کو بھی انفرم کر دیا تھا۔۔۔

اب کیسا ہے میرا بیٹا؟ سیمہ بیگم نے ڈاکٹر کو دیکھ کر پوچھا۔۔۔

اللہ کا کرم ہے اب وہ خطرے سے باہر ہے آپ کچھ دیر بعد ان کو روم میں شفٹ کر دیا جائے گا پھر آپ ان سے مل سکتے ہیں۔۔۔ڈاکٹر نرمی سے کہتے ہوئے آگے چلے گئے۔۔۔

اللہ تیرا شکر ہے۔۔۔سب نے اللہ کا شکر ادا کیا۔۔۔

****

سب سے آخر میں منت، طلحہ سے ملنے گئی۔۔۔

طلحہ آنکھیں بند کر کے لیٹا ہوا تھا دروازہ کھلنے کی آواز پر طلحہ نے آنکھیں کھولی۔۔۔

منت خاموشی سے اس کے پاس آ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

طلحہ لب بھینچ کر اس کے بولنے کا انتظار کرنے لگا۔۔۔

کیسے ہوا یہ سب؟ منت نے دھیمی سی آواز میں کہا۔۔۔

بس چھوٹا سا ایکسیڈنٹ تھا دیکھو اب میں ٹھیک ہوں بلکل تمہارے سامنے۔۔۔ طلحہ نے کہا۔۔۔

کیسے ہوا یہ سب؟ منت کا اب بھی وہی سوال تھا۔۔۔

بتایا تو۔۔۔ طلحہ آگے بولنے ہی لگا تھا کہ منت نے اس کی بات کاٹ دی۔۔۔

طلحہ تم نے میری جان نکال دی میں کتنا پریشان ہو گئی تھی اگر تمہیں وقت پر اسپتال نہ لے جایا جاتا تو تمہاری جان بھی جا سکتی تھی اور تم کہہ رہے ہو یہ چھوٹا سا ایکسیڈنٹ تھا۔۔۔منت کی آنکھوں میں آنسوں اگئے۔۔۔۔

مجھے بتاؤ کیسے ہوا ایکسیڈنٹ کہیں یہ اس کے تو کام نہیں۔۔۔منت کا ذہن جن کی طرف گیا۔۔۔

مجھے کچھ سمجھ نہیں آیا منت اچانک کیسے میری کار کا بریک فیل ہو گیا اور میری گاڑی درخت میں جا لگی پھر مجھے ہوش نہیں رہا۔۔۔طلحہ نے بتایا۔۔۔

یہ سب وہی کر رہا ہے۔۔۔منت رو دینے کو تھی۔۔۔

طلحہ خاموش ہو گیا کیونکہ اب اسے اس بات پر یقین ہو چکا تھا۔۔۔

میں آتی ہو تم اپنا خیال رکھنا۔۔۔منت باہر کی جانب گئی۔۔۔

لیکن کہاں جا رہی ہو؟ طلحہ نے آواز دی لیکن وہ جا چکی تھی۔۔۔

****

منت نے مہر کو ساتھ لیا اور مزار پر آ گئی۔۔۔

شاید وہ ہمیں پھر سے مل جائے۔۔۔منت بولی۔۔۔

ہاں ہو سکتا ہے لیکن پکا نہیں ہے کہ وہ ملے گی یا نہیں۔۔۔مہر مزار میں داخل ہوتے ہوئے بولی۔۔۔۔

وہ اب طلحہ کو نقصان پہنچا رہا ہے۔۔۔منت مہر کو ساری بات بتائی۔۔۔

اب بہت دیر ہو چکی ہے وہ اب اتنی آسانی سے تمہارا پیچھا نہیں چھوڑے اس کا کوئی حل ڈھونڈنا ہو گا ورنہ وہ اسی طرح تمہارے عزیز لوگوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا۔۔۔مہر نے پر سوچ انداز میں کہا۔۔۔

اللہ پاک آپ ہی کوئی راستہ نکال دے۔۔۔منت نے دل میں کی۔۔۔

منت نے سوچا تھا کہ وہ ان سے مدد مانگ کر دیکھے شاید وہ کچھ مدد کر سکے اس کی۔۔۔یا ان سے ایک اور دھاگہ ہی مانگ لے گی طلحہ کے لیے۔۔۔لیکن کافی دیر انتظار کرنے کے بعد بھی وہ انہیں نہیں ملی تو وہ دونوں واپس آ گئی۔۔۔

منت سوچ چکی تھی اب اسے کیا کرنا ہے۔۔۔

طلحہ اسپتال سے گھر آ گیا تھا اور پہلے سے کافی بہتر ہو گیا تھا منت ایک پل کے لیے اسے اکیلا نہیں چھوڑ رہی تھی۔۔۔۔وہ اس بہت اچھے طریقے سے خیال رکھ رہی تھی۔۔۔

* * * *

منت کیا تمہیں یاد ہے یہ جن تمہارے پیچھے کہاں سے لگا تھا؟ طلحہ نے پوچھا۔۔۔

نہیں۔۔منت پریشانی سے بولی۔۔۔

پھر بھی کوئی سنسان گلی، یا کوئی گھر، یا کوئی پرانا پیڑ یا کوئی بھی دوسری جگہ ؟ طلحہ نے کہا۔۔۔

پیڑ ہاں پرانا پیڑ اکثر میرے خواب میں آتا ہے۔۔۔شاید ہو سکتا ہے یہ وہی سے میرے پیچھے لگا ہو۔۔۔منت نے یاد کرتے ہوئے کہا۔۔۔

منت کوئی بات ایسی یاد ہے تمہیں جب تم وہاں گئی اس پیڑ کے پاس۔۔۔طلحہ نے پوچھا۔۔۔

ہاں۔۔۔منت بولی۔۔۔

* * * *

رات کافی ہو چکی تھی۔۔۔

سنسان سڑک پر گاڑی تیز رفتار سے چل رہی تھی۔۔۔

منت کھڑکی سے آتی سرد ہوا کو خود پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔

کہ اچانک سے ایک پرانے پیڑ کے پاس آ کر گاڑی رک گئی۔۔۔

حمزہ چیک کرنے کے ارادے سے کار سے اترا۔۔۔

منت کے پاس مہر کی کال آئی تو وہ سننے کے لیے کار سے باہر آ گئی۔۔۔

اور پیڑ کے نیچے آ کر کھڑے ہو کر بات کرنے لگی۔۔۔

منت ریڈ کلر کی کرتی کے ساتھ وائٹ ٹروزار اور دوپٹہ پہنا ہوا تھا سنہرے بال کھلے ہوئے تھے اور پرفیوم اتنا زیادہ لگا رکھا تھا مانو پوری بوتل خالی کر دی ہو۔۔۔۔

منت کو لگا کوئی اسے دیکھ رہا ہے۔۔۔منت نے مڑ کر دیکھا تو کوئی نہیں تھا۔۔۔

عجیب بات ہے۔۔۔منت بولی۔۔۔

منت گاڑی میں آؤ وہاں کیوں کھڑی ہو۔۔۔سائرہ بیگم نے اسے ڈانٹا۔۔۔

منت ان کی آواز پر دوڑ کر گاڑی میں چلی گئی۔۔۔

حمزہ نے چیک کر کے پھر گاڑی اسٹارٹ کی تو گاڑی اسٹارٹ ہو گئی۔۔۔حمزہ کار میں آ کر بیٹھ گیا اور زن سے گاڑی بھگا لی۔۔۔۔

***

یہ سب وہی سے شروع ہوا ہے۔۔۔کاش میں نا جاتی وہاں اس دن۔۔۔منت رو دینے کو تھی۔۔۔

منت پریشان نہیں ہو میں نے کسی سے بات کی ہے وہ ابھی کچھ دن کے لیے باہر گئے ہیں وہ واپس آئے گے تو ہم ان سے ملنے جائے گے وہ ہماری مدد ضرور کرے گے۔۔۔طلحہ نے اسے سمجھایا۔۔۔

ہمم۔۔منت سر جھکا گئی۔۔۔

طلحہ نے ہر گز نہیں سوچا تھا اس کے شادی کے شروع کے دن یوں گزرے گے۔۔۔

****

رات کے قریب ایک بجے منت چونک کر اٹھ گئی۔۔۔

کمرے میں اندھیرا ہو رہا تھا کھڑکی سے آتی ٹھنڈی ہوا وہ خود پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔کمرے میں صرف ایک سائیڈ لیمپ جل رہا تھا جس کی روشنی اندھیرے کو چیرنے میں ناکامیاب ہو رہی تھی۔۔۔منت نے ایک نظر برابر میں سوئے طلحہ پر ڈالی۔۔۔

منت اس کی حالت کی ذمہ دار خود کو سمجھنے لگی تھی اسے لگتا تھا کہ سب اس کی وجہ سے ہو رہا ہے۔۔۔

آج پھر وہی خواب۔۔۔منت نے اپنا سر تھام لیا۔۔۔

وہ روز خواب میں دیکھتی کہ وہ طلحہ کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے۔۔۔۔۔کبھی اسے کچھ کر دیتا ہے کبھی کچھ۔۔۔

یہ صرف خواب نہیں میں اس سب کو صرف خواب کہہ کر نہیں ٹال سکتی اور نہ اب ان کے آنے کا انتظار کر سکتی ہو اگر واقع پھر سے اس نے کچھ کیا تو؟

منت سوچنے لگی۔۔۔

منت کی نظر دھاگے پر گئی۔۔۔۔

اگر میں یہ دھاگہ طلحہ کو باندھ دوں تو وہ اسے نقصان نہیں پہنچا پائے گا۔۔۔۔منت کے دل میں خیال آیا۔۔۔۔

اگر تم اسے اپنی کلائی میں باندھ لو تو وہ تمہارے قریب نہیں آسکے گا خاتون کے الفاظ منت کے کانوں میں گونجے۔۔۔

منت نے بنا سوچے سمجھے دھاگہ اپنی کلائی سے کھول کر طلحہ کی کلائی میں باندھ دیا۔۔۔

منت نے طلحہ کو بچانے کے لیے بنا سوچے سمجھے خود کو مصیبت میں ڈال لیا تھا۔۔۔

یہ سب اس کی ایک سازش تھی۔۔۔

وہ یہی تو چاہتا تھا کہ منت اپنی کلائی سے دھاگہ اتار دے۔۔۔اور منت نے اسے اس کے مقصد میں کامیاب کر دیا تھا۔۔۔منت نہیں جانتی تھی اب اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔۔۔

****

منت تم اور بھائی نیچے آجاؤ سب ناشتے پر انتظار کر رہے ہیں۔۔۔ردا نے کمرے میں جھانکتے ہوئے کہا۔۔۔

منت بیڈ پر گھٹنوں پر سر گرائے خاموش بیٹھی تھی۔۔۔

منت کو ایسے بیٹھا دیکھ کر اور جواب نہ پا کر ردا کمرے میں آگئی۔۔۔

کیا ہوا منت؟ ایسے کیوں بیٹھی ہو؟ ردا نے منت کے بازو پر ہاتھ رکھا۔۔۔

تو منت نے سر اٹھا کر اسے عجیب نگاہ سے دیکھا۔۔۔

منت کا حلیہ بکھرا بکھرا سا تھا بال کھلے ہوئے کمرے پر پھیلے تھے، چہرہ پر ایک عجیب سی ویرانی تھی، اور آنکھیں بلکل لال ہو رہی تھی مانو ابھی خون نکل آئے گا۔۔۔

ردا نے اسے دیکھا تو ڈر کر پیچھے ہوئی۔۔۔

***

یہ کیا؟ طلحہ اپنی کلائی میں کالا دھاگہ بندھا دیکھ کر بڑبڑایا۔۔۔

اگر یہ منت نے بندھا ہے تو پھر منت۔۔۔۔ طلحہ ابھی یہی سوچ رہا تھا کہ ردا کے چیخنے کی آواز آئی۔۔۔

طلحہ جلدی سے ڈریسنگ روم سے نکل کر آیا۔۔۔

سامنے دیکھا تو منت بیڈ پر بیٹھی عجیب انداز میں ہنس رہی تھی اور ردا دور کھڑی ڈری سہمی چیخ رہی تھی۔۔۔

منت نے گردن گھما کر طلحہ کو دیکھا۔۔۔جو حیران و پریشان سا کھڑا سب دیکھ رہا تھا۔۔۔

طلحہ کو دیکھ کر منت اور زور زور سے ہنسنے لگی۔۔۔

ہنستے ہنستے منت نے سر جھکا لیا۔۔۔اور پھر کمرے میں منت کے رونے کی آوازیں گونجنے لگی۔۔۔۔

ردا کمرے سے بھاگ کر نیچے چلی گئی۔۔۔

طلحہ وہی کھڑا اسے دیکھ رہا تھا طلحہ کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا تھا کہ جو سب ابھی ہو رہا ہے وہ سچ ہے۔۔۔

روتے روتے منت پھر پھر ہنسنے لگی۔۔۔وہ منت لگ ہی نہیں رہی تھی طلحہ کو یوں لگا جیسے منت نہیں کوئی اور ہو وہ۔۔۔۔

منت ہنستے ہنستے سر جھکا گئی اور وہی بیڈ پر گر گئی جیسے جسم میں جان ہی نہ ہو۔۔۔۔

طلحہ چھوٹے چھوٹے قدم بڑھاتا اس کے پاس گیا۔۔۔

منت اٹھو۔۔۔منت۔۔۔طلحہ نے اسے اٹھانے کی کوشش کی لیکن وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔۔۔

طلحہ نے اسے وہی بیڈ پر لیٹا دیا۔۔۔۔

اور اپنا موبائل لے کر کمرے سے باہر نکل آیا۔۔۔

****

طلحہ نے حافظ جی کو کال کر کے ساری صورت حال بتائی اور ان سے آج آنے کی گزارش کی حافظ جی نے تحمل سے طلحہ کی بات سنی اور آنے کی حامی بھر لی۔۔۔

رات تک انہیں آنا تھا۔۔طلحہ اور باقی سب بے صبری سے انکا انتظار کر رہے تھے۔۔۔

طلحہ نے اپنے اور منت کے گھر والوں کو سب بتا دیا تھا۔۔۔

حمزہ سائرہ بیگم اور ماہین کو لے کر طلحہ کے گھر آ گیا تھا۔۔۔۔

سب منت کے لیے بہت پریشان تھے۔۔۔

منت ہوش میں آئی تو اسے کچھ یاد نہیں تھا۔۔۔ طلحہ نے بھی اسے کچھ نہیں بتایا اور آرام کرنے کا کہہ کر سلا دیا تھا۔۔۔

رات ہو گئی تھی طلحہ لاؤنج میں بیٹھا انکے آنے کا انتظار کر رہا تھا کہ ڈور بیل بجی طلحہ بھاگنے والے انداز میں دروازے کی جانب لپکا۔۔۔

دروازہ کھولا تو سامنے ایک ادھیڑ عمر کا شخص، نورانی چہرہ، ماتھے پر نماز کا نشان، چہرے پر سفید داڑھی، ہاتھ میں تسبیح لیے کھڑا تھا۔۔۔

السلام و علیکم۔۔۔ طلحہ نے آگے بڑھ کر سلام کیا۔۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔ انہوں نے نرم لہجے میں مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

آئے اندر آئے۔۔۔ طلحہ انہیں اندر لے آیا۔۔۔

سب نے انہیں دیکھتے ہی سلام کیا۔۔۔

انہیں نے سلام کا جواب دیتے ہوئے گھر جا جائزہ لیا۔۔۔

آپ نے کس کے بارے میں ذکر کیا تھا مجھ سے؟ حافظ جی نے طلحہ سے پوچھا۔۔۔

اپنی بیوی منت کے بارے میں طلحہ نے جواب دیا۔۔۔۔

وہ اس وقت کہاں ہے؟ حافظ جی نے پوچھا۔۔۔

اوپر کمرے میں۔۔۔ طلحہ نے جواب دیا۔۔۔

چلو۔۔ حافظ جی نے اسے چلنے کا اشارہ دیا۔۔۔

طلحہ انہیں لے کر کمرے میں آ گیا۔۔۔

منت بیڈ پر لیٹی سو رہی تھی۔۔۔

حافظ جی نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر کمرے کا جائزہ لیا۔۔۔پھر کچھ پڑھائی کی اور کمرے سے باہر آ گئے۔۔۔

بیٹا وہ ایک عیاش قسم جن ہے اور منت سے اپنا مقصد حاصل کرنا چاہتا ہے اور اس کا کیا مقصد ہے یہ مجھے بتانے کی ضرورت نہیں آپ خود بھی بہت سمجھدار ہو۔۔۔

جہاں تک آپ نے مجھے بتایا ہے اور میں نے حساب لگایا ہے اس سے تو یہی پتہ چلتا ہے کہ ابھی تک اس نے منت سے اپنا مقصد حاصل نہیں کیا ہے۔۔۔

اور میرا حساب تو یہی کہتا ہے کہ وہ منت کو اپنے ساتھ لے جانا چاہتا ہے۔۔۔باقی بے شک سب اللہ جانتا ہے اس نے جتنا علم مجھے دیا اس سے میں کچھ باتیں بتانا چاہتا ہوں کہ وہ ابھی اپنی تیاریوں میں لگا ہوا ہے جیسے ہی اس کی تیاری ختم ہو گئی یہاں سے جانے کی وہ منت کو بھی ساتھ لے جائے گا۔۔۔۔۔

اس لیے ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہیں بیٹا جو کرنا ہے جلدی کرنا ہے ورنہ تم منت کو کھو دو گے۔۔۔حافظ صاحب نے ٹھہر ٹھہر کر نرم لہجے میں اسے ساری بات سمجھائی۔۔۔۔

لیکن ہم اس سے منت کو بچائے گے کیسے ؟ طلحہ پریشانی سے بولا۔۔۔

شششششش۔۔۔۔منت سو رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔کمرے سے ایک خوفناک سی آواز سی آواز گونجی۔۔۔۔

منت، طلحہ کمرے میں جانے لگا تو انہوں نے اسے روک دیا۔۔۔

ابھی وہ ٹھیک ہے بلکل تم میرے ساتھ نیچے آؤ۔۔۔حافظ جی نے اشارہ کیا۔۔۔

طلحہ ان کے ساتھ نیچے آ گیا۔۔۔۔

****

اس وقت کمرے میں چار لوگ موجود تھے صرف طلحہ، حمزہ، حافظ جی اور احمد صاحب باقی عورتیں دوسرے کمرے تھی۔۔۔۔

اللہ بہت بڑا ہے یقین رکھو سب ٹھیک ہو جائے گا آپ مجھے یہ بتائے کہ کیا آپ کو معلوم ہے یہ سب شروع کہاں سے ہوا؟ حافظ جی نے پوچھا۔۔۔

طلحہ نے انہیں ساری بات بتائی۔۔۔

کیا تم جانتے ہو وہ جگہ کہاں ہے؟ حافظ جی نے پوچھا۔۔۔

جی شاید۔۔۔ طلحہ کے ذہن میں وہی پیڑ آیا جہاں اس نے اس بوڑھے شخص کو ڈراپ کیا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے پھر جہاں سے یہ سب شروع ہوا تھا ہم بھی وہی سے شروع کرے گے۔۔۔ حافظ جی بولے۔۔۔

حافظ جی میں دھاگہ واپس اس کی کلائی میں باندھ دوں تو پھر کیا سب ٹھیک ہو سکتا ہے؟ طلحہ نے پوچھا۔۔۔

نہیں اسے تم اپنے پاس ہی رکھو کیونکہ تمہیں اس سے خطرہ ہے اور منت کو تم یہ دھاگہ باندھ بھی دو تو کوئی فائدہ نہیں وہ پھر سے کوشش کرے گا اسے اتروانے کی وہ اس سے دور رہے گا لیکن پیچھا نہیں چھوڑے گا۔۔۔

اس لیے تم اسے اپنے پاس رکھو بلکہ میں تمہیں کچھ اور بھی پڑھ کر دونگا تم یہ سب گھر والوں کی کلائی میں باندھ دینا اسے وہ کسی کو نقصان پہنچا کر ہمارے کام میں دخل نہیں دے سکے گا۔۔۔

اس سے سب محفوظ رہے گے اور ہمارا کام بھی ہو جائے گا۔۔۔ انہوں نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔۔۔

طلحہ نے سر اثبات میں ہلا دیا۔۔۔

****

آپ سب جا کر سو جائے اور طلحہ تم مجھے ایک بوتل میں پانی کا کر دے۔۔۔ حافظ جی نے کہا۔۔۔

حمزہ اور احمد صاحب اٹھ کر کمرے میں چلے گئے۔۔۔ اور طلحہ پانی لے کر لاؤنج میں آ گیا۔۔۔

طلحہ میری بات اب غور سے سننا۔۔۔ آپ منت کے پاس کمرے میں جاؤ میں یہاں بیٹھ کر پڑھائی کروں گا ہو سکتا ہے وہ وہاں اس پر حاضر ہو جائے لیکن آپ کو اس سے ڈرنا مت یہ کلائی میں باندھا دھاگہ تمہاری حفاظت کرے

گا۔۔۔

میں نے پڑھائی کی ہے جس وجہ سے وہ فلحل اس کمرے سے باہر نہیں آسکتا لیکن وہ کوشش کرے گا کہ تم یہ دھاگہ اپنی کلائی سے کھول دو لیکن ایسی غلطی ہر گز مت کرنا اس سے تمہاری جان بھی جاسکتی ہے وہ ایسے تم پر حملہ بھی کر سکتا ہے۔۔۔وہ تمہیں ڈرائے تو ڈرنا مت۔۔۔اور کوشش کرنا تم اس سے نہیں منت سے بات کرنے کی کیونکہ وہ تمہیں سن سکتی ہے وہ جب تک خود کوشش نہیں کرے گی خود نہیں چاہے گی میں یا کوئی بھی اس کی مدد نہیں کر سکے گے۔۔۔

اور منت کو تمہاری ضرورت ہے۔۔۔تم وہ شخص ہو جو منت کو اس سے بچا سکتے ہو منت سے بات کر سکتے ہو کیونکہ تم اس سے محبت کرتے ہو۔۔۔

تم گھبرانا نہیں۔۔۔وہ تمہیں جب تک نقصان نہیں پہنچا سکتا جب تک یہ دھاگہ تمہاری کلائی میں ہے۔۔۔اور یاد رکھنا جن چاہے کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو اس کا دماغ دس سال کے بچے سے زیادہ نہیں ہوتا۔۔اسے آسانی سے بے وقوف بنایا جاسکتا ہے۔۔۔۔

اور ہاں وہ تمہیں گمراہ کرنے کی کوشش کرے گا لیکن ہر گز اس کی باتوں میں مت آنا یہ یاد رکھنا وہ اس وقت منت نہیں ہے۔۔۔۔تمہارا مقابلہ ایک جن سے ہے سنبھل کر رہنا میری ساری باتیں اپنے ذہن میں بیٹھالو۔۔۔اب جاؤ تم مجھے پڑھائی کرنی ہے۔۔۔۔حافظ جی نے تفصیلاً اسے سب سمجھایا۔۔۔

طلحہ نے غور سے ان کی ساری باتیں سنی اور اٹھ کر قدم کمرے کی جانب بڑھا دیے۔۔۔

حافظ جی کا طلحہ کو بھیجنے کا مقصد یہ تھا کہ وہ کہیں پڑھائی سے پریشان ہو کر منت کو نقصان پہنچانے کا نہ سوچے۔۔۔اور طلحہ کے وہاں موجود ہونے سے اس کا دھیان منت کے بجائے طلحہ پر جائے گا۔۔۔

صرف یہ کہنا ضروری نہیں ہوتا کہ مجھے تم سے محبت ہے اس کو نبھانا بھی پڑتا ہے اور اس کو نبھانا ہر ایک کے بس کی بات نہیں ہوتی۔۔۔ آج رات طلحہ کی لیے ایک مشکل رات تھی آج اسے اپنی محبت کا امتحان دینا تھا آج اسے اپنی منت کو اس جن سے آزاد کرانے کی پہلی کوشش کرنی تھی۔۔۔ آج رات اسے اس جن سے منت کی حفاظت کرنی تھی۔۔۔

****

طلحہ کمرے میں آیا تو دیکھا منت اب تک سو رہی تھی۔۔۔ طلحہ بیڈ کے پاس آکر کھڑا ہو گیا۔۔۔

اور منت کو دیکھنے لگا۔۔۔

منت کے چہرے پر عجیب سی ویرانی تھی۔۔۔

چہرے پر عجیب سے نشانات تھے، بال بکھرے بکھرے شانوں پر پھیلے تھے، طلحہ کا دل دکھ رہا تھا اسے یوں دیکھ کر۔۔۔

یہ اس کی منت تو نہیں تھی یہ تو کوئی اور ہی تھی،

منت پلیز جلدی ٹھیک ہو جاؤ میں تمہیں بہت مس کر رہا ہوں، ایک اشک ٹوٹ کر رخسار پر بہہ گیا وہ رو رہا تھا وہ ایک مرد ہو کر رو رہا تھا واقع کسی نے سچ کہا ہے محبت مرد کو بھی رلا دیتی ہے۔۔۔

طلحہ نے اپنے آنسوں صاف کیے اور صوفے پر آکر گرنے والے انداز میں بیٹھ گیا۔۔۔

نیند تو آج سب کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔۔ سب ہی منت کو لے کر بہت پریشان تھے۔۔۔

سائرہ بیگم اپنے رب کی بارگاہ میں اپنی بیٹی کی سلامتی کی دعا کر رہی تھی۔۔۔

سیمہ بیگم، ماہین، احمد صاحب، حمزہ، ردا، سب ہی دعا کر رہے تھے طلحہ اور منت کے لیے۔۔۔

اب بس اس کے کن کا انتظار تھا۔۔۔

ردا تو صبح والے واقع کے بعد سہم گئی تھی۔۔۔اس کا سامنا اسی چیز سے پہلی بار ہوا تھا اور وہ بہت ڈر گئی تھی۔۔۔اور خود میں ہی کہیں گھم بیٹھی تھی۔۔۔

پورے گھر میں خوف و ہراس پھیلا ہوا تھا۔۔۔۔

طلحہ کی رات کو بیٹھے بیٹھے آنکھ لگ گئی۔۔۔

رات کے قریب دو بجے کسی کے رونے کی آواز سے طلحہ کی آنکھ کھلی۔۔۔

طلحہ نے نظر اٹھا کر سامنے دیکھا تو منت بیڈ پر گھٹنوں پر سر گرائے بیٹھی رو رہی تھی۔۔۔

منت، طلحہ صوفے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

طلحہ، منت نے طلحہ کی آواز سن کر سر اٹھایا۔۔۔

طلحہ پلیز مجھے بچالو۔۔۔منت رونے لگی۔۔۔۔

طلحہ میرے پاس آؤ۔۔۔منت نے اشارے سے اسے بلایا۔۔۔

پلیز وہ دھاگہ میری کلائی میں باندھ دو میں بہت تکلیف میں ہوں۔۔۔یہ مجھے بہت تکلیف دیتا ہے پلیز

طلحہ۔۔۔۔منت درد سے کراہی۔۔۔۔

طلحہ نے اسے دیکھا تو اس کی آنکھیں نم ہو گئی۔۔۔۔

منت، طلحہ آگے بڑھنے لگا ہی تھا کہ حافظ جی کہی بات یاد آئی۔۔۔۔

غلطی سے بھی دھاگہ اپنی کلائی سے مت کھولنا۔۔۔۔ایسے تمہاری جان بھی جا سکتی ہے۔۔۔

وہ تمہیں گمراہ کرنے کی کوشش کرے گا۔۔۔طلحہ کے کان میں ان کے الفاظ گونجے۔۔۔

طلحہ کے قدم وہی رک گئے۔۔۔

تم منت نہیں ہو۔۔۔طلحہ کی چہرے پر سختی عود آئی۔۔۔۔

یہاں طلحہ کے بولنے کی دیر تھی وہاں منت نے ہنسنا شروع کر دیا۔۔۔

ہنستے ہنستے منت بیڈ پر لیٹ گئی۔۔۔۔اور پھر ایک دم سے رونا شروع کر دیا۔۔۔۔

طلحہ اس کے تھوڑے قریب گیا۔۔۔

منت نے گردن موڑ کر طلحہ کو دیکھا۔۔۔۔

طلحہ نے اس کے چہرے نا جانے کتنے بدلتے رنگ دیکھے۔۔۔۔

اس کے بعد کمرے صرف اس کی چیخوں کی آواز گونج رہی تھی۔۔۔

وہ کانوں پر دونوں ہاتھ رکھے بیڈ مچھلی کی طرح تڑپ رہی تھی۔۔۔

بند کرواؤ اسے۔۔۔۔وہ تیز آواز میں چیخی۔۔۔

طلحہ سمجھ گیا کہ وہ پڑھائی کی وجہ سے تنگ ہو رہا ہے۔۔۔

منت کیا تم مجھے تم سن سکتی ہو؟ طلحہ اس کے تھوڑے قریب گیا۔۔۔

اس نے گھور کر اسے دیکھا۔۔۔

میں جانتا ہوں تم مجھے سن سکتی ہو؟ منت مجھ سے بات کرو پلیز۔۔۔ طلحہ نے کہا۔۔۔

طلحہ پلیز مجھے بچا لو، منت روتے ہوئے بولی۔۔۔

اور پھر سے کمرا چیخوں سے گونج اٹھا۔۔۔۔

کچھ دیر وہ یونہی چیختا رہی اور پھر بے ہوش ہو گئی۔۔۔۔

طلحہ صوفے پر آ کر آنکھیں بند کر کے لیٹ گیا۔۔۔

کچھ دیر بعد طلحہ نے اپنے آس پاس کچھ محسوس کیا تو جھٹ سے آنکھیں کھول دی۔۔۔۔۔

طلحہ نے ادھر ادھر نظر ڈالی تو کوئی نہیں تھا سامنے بیڈ پر منت بھی نہیں تھی۔۔۔طلحہ نے نظریں تھوڑی اوپر کی تو حیران رہ گیا۔۔۔

وہ ہوا میں اس کے ارد گرد چکر کاٹ رہی تھی۔۔۔۔

اور ہنس رہی تھی۔۔۔

طلحہ کو ایک پل ایسا لگا یہ سچ نہیں ہے۔۔۔۔

وہ تمہیں ڈرائے گا اس سے ڈرنا مت۔۔۔حافظ جی کی کہیں باتیں اسے ہمت دلا رہی تھی۔۔۔

طلحہ نے اسے ایسے نظر انداز کیا جیسے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔

اچانک منت گر کر زمین بوس ہو گئی۔۔۔

طلحہ نے اسے اٹھایا اور بیڈ پر لیٹا دیا۔۔۔

* * * *

منت کو ہوش آیا تو اس نے خود کو اسی پرانے پیڑ کے پاس پایا۔۔۔منت ڈر کر ادھر ادھر دیکھتی ہوئی اٹھی۔۔۔اس کے ذہن میں اس دن والا واقع گھوما جب وہ یہاں پہلی بار آئی تھی۔۔۔یہ تو وہی جگہ ہے۔۔۔منت سوچ کر لرز گئی۔۔۔

منت،۔۔۔اس کی آواز پر منت نے چونک کر سامنے دیکھا۔۔۔

وہ سامنے کھڑا مسکرا رہا تھا۔۔وہی کالا لباس،وہی لہو ٹپکاتی آنکھیں،وہی خوفناک چہرہ،منت ڈر کر پیچھے ہٹی۔۔۔

میرے پاس آؤ منت،وہ دونوں ہاتھ پھیلائے اسے اپنے پاس بلا رہا تھا۔۔۔منت کو ایسا لگا جیسے اس کا خواب سچ ہو گیا ہے۔۔۔

وہ اس کے قریب آنے لگا اور منت کو اپنی جان جاتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔۔

* * * *

طلحہ کی آنکھ کھلی تو منت کو کمرے میں نا پا کر وہ گھبرا گیا۔۔۔

طلحہ فورا نیچے حافظ جی کے پاس گیا۔۔۔

منت کمرے میں نہیں ہے۔۔۔ طلحہ نے گھبرا کر کہا۔۔۔

چلو۔۔۔ حافظ جی نے چلنے کا اشارہ کیا۔۔۔

لیکن کہاں؟ طلحہ نے پوچھا۔۔۔

وہی جہاں سے یہ سب شروع ہوا تھا۔۔۔ حافظ جی نے کہا۔۔۔

طلحہ اور حافظ جی گھر سے نکل گئے۔۔۔

مجھے یقین ہے وہ اسے وہی لے کر گیا ہو گا۔۔۔ حافظ جی نے کہا۔۔۔

منت بچ تو جائے گی نہ؟ طلحہ نے بے چینی سے کہا۔۔۔

ان شاء اللہ اللہ بہت بڑا ہے یقین رکھو۔۔۔ حافظ جی نے اسے تسلی دی۔۔۔

میر ارات پڑھائی کرنے کا مقصد اسے کمزور کرنا تھا۔۔۔

کل رات پڑھائی کی وجہ سے وہ بہت تنگ تھا اور کچھ کمزور بھی ہو چکا تھا اب اس کی طاقت کا مقابلہ اب ہم کر سکتے ہیں۔۔۔ حافظ صاحب نے کہا۔۔۔

طلحہ خاموشی سے ڈرائیو کر رہا تھا منزل پر پہنچ کر طلحہ نے گاڑی کو بریک لگایا۔۔۔ دونوں گاڑی سے باہر آ گئے۔۔۔

ادھر ادھر نظر گھمائی تو دور دور تک کوئی نظر نہ آیا۔۔۔

کہ اچانک کسی کے گنگنانے کی آواز آئی۔۔۔

حافظ جی گھوم کر پیڑ کے دوسری جانب آئے۔۔۔ طلحہ بھی ان کے پیچھے پیچھے آ گیا۔۔۔

سامنے دیکھا تو منت پیڑ پر باندھے جھولے پر بیٹھی تھی۔۔۔چہرہ بالوں سے ڈھکا ہوا تھا۔۔۔۔اور کچھ گنگنا رہی تھی۔۔۔

طلحہ منت کو دیکھ کر آگے بڑھنے لگا۔۔۔لیکن حافظ جی نے اسے اشارے سے روک لیا۔۔۔۔

حافظ جی نے تسبیح لی اور پڑھنا شروع کیا۔۔۔۔

منت گنگناتے گنگناتے رک گئی۔۔۔

اور پیچھے کی سائیڈ جھکتی گئی۔۔۔

اور پھر اچانک سے ایک زور دار چیخ کے ساتھ اوپر ہوئی۔۔۔

بند کرو یہ سب، منت نے خود کو نوچنا شروع کر دیا۔۔۔۔

کبھی وہ اپنا چہرہ نوچتی تو کبھی اپنے بالوں کو۔۔۔کافی دیر تک وہ پڑھائی کرتے رہے اور منت چیختی رہی۔۔۔۔

چہرے نوچنے کی وجہ سے منت کے چہرے سے جگہ جگہ سے خون بہہ رہا تھا۔۔۔

پھر اچانک بلکل خاموش ہو گئی۔۔۔۔اور سر نیچے جھکا لیا۔۔۔۔

پھر کچھ دیر تک خاموشی چھائی رہی۔۔۔

طلحہ یہ شخص اچھا نہیں ہے۔۔۔منت نے روتے ہوئے کہا۔۔۔

اس سے دور رہو پلیز میرے پاس آؤ مجھے یہ دھاگہ باندھ دو میں بلکل ٹھیک ہو جاؤں گی۔۔۔۔منت کی نظر طلحہ کے کلائی میں باندھے دھاگے پر تھی۔۔۔۔

طلحہ ادھر آؤ میں تمہاری منت ہوں۔۔۔منت جھولے سے اتر کر کھڑی ہو گئی اور ہاتھ پھیلا کر طلحہ کو اپنے پاس بلانے لگی۔۔۔۔

طلحہ اس سے واقف ہو چکا تھا کہ وہ اسے گمراہ کرنے کے لیے کچھ بھی کرے گا۔۔۔

طلحہ نے ایک نظر حافظ جی کو دیکھا۔۔۔

حافظ جی نے اسے اشارہ دیا۔۔۔

طلحہ نے کلائی سے دھاگہ اتارا اور آگے بڑھ گیا۔۔۔منت کے چہرے پر مسکراہٹ نے گھر کر لیا۔۔۔۔

طلحہ رک جاؤ۔۔۔حافظ جی نے اسے روکا۔۔۔

لیکن طلحہ آگے بڑھتا جا رہا تھا۔۔۔منت اور اس میں کچھ ہی فاصلہ رہ گیا تھا۔۔۔

منت کی مسکراہٹ گہری ہوتی جا رہی تھی۔۔۔۔

حافظ جی نے پڑھائی جاری رکھی۔۔۔

طلحہ منت کے قریب آ گیا۔۔۔۔

منت نے ہنسنا شروع کر دیا۔۔۔

طلحہ اس کے اور قریب گیا۔۔۔منت کی ہنسی چیخوں میں بدل گئی۔۔۔

اس کے چہرے کے تاثرات عجیب اور پر اسرار ہوتے جا رہے تھے۔۔۔

طلحہ نے اپنے بند مٹھی کھولی تو اللہ کے نام کا لاکٹ اس کی ہتھیلی پر جگمگا اٹھا۔۔۔

لاکٹ کو دیکھ کر منت کا رنگ فق ہو گیا۔۔۔۔

***

وہ تمہیں وہاں گمراہ کرنا چاہے گا لیکن اس کی باتوں پر غور مت کرنا اور میری بات دھیان سے سنو جیسے کہ میں نے بتایا تھا کہ جن کو بے وقوف بنانا آسان ہے کیونکہ اس کا دماغ دس سال کے بچے سے زیادہ نہیں ہوتا۔۔۔

ہم اس کو بے وقوف بنائے گے اگر وہ تمہیں اپنے پاس بلائے تو تم اس کے پاس جانا اور ہاں یہ دھاگہ وہ ضرور اتارنے کو کہے گا اس لیے اس دھاگے کو اپنے بازو پر باندھ لو تا کہ وہ دیکھ نہ سکے اور یہ دھاگہ لو اسے اپنی کلائی میں باندھ لو حافظ جی نے دھاگہ اس کی طرف بڑھایا۔۔۔

طلحہ نے دھاگہ تھام لیا اور کلائی میں باندھ لیا اور کلائی والا دھاگہ کے کر بازو میں باندھ لیا۔۔۔

اور یہ جو لاکٹ تمہیں دیا ہے جب میں اشارہ کروں اسے منت کے گلے میں ڈال دینا۔۔۔ حافظ جی نے راستے میں سب اسے سمجھایا۔۔۔

طلحہ نے سر اثبات میں ہلایا۔۔۔

اور گاڑی اسٹارٹ کر دی۔۔۔۔

****

جیسا سوچا تھا سب ویسا ہی ہو رہا تھا۔۔۔

طلحہ نے آیت الکرسی کی تلاوت شروع کی۔۔۔ منت نے وہاں سے بھاگنا چاہا لیکن حافظ جی نے پڑھائی کے ذریعہ اس کے راستے بند کر دے تھے۔۔۔

منت نے حافظ جی کو گھورا اور ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔

منت بھاگنا چاہ رہی تھی لیکن بھاگ نہیں پا رہی تھی۔۔۔

حافظ جی نے طلحہ کو اشارہ کیا۔۔۔

اور پھر طلحہ نے دیر نہیں کی اور لاکٹ منت کے گلے میں ڈال دیا۔۔۔

ایک زور دار چیخ کے ساتھ وہ منت کے جسم سے باہر آیا۔۔۔

طلحہ نے منت کو گرنے سے پہلے ہی تھام لیا۔۔۔

اور حافظ جی کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

طلحہ نے اسے اس کی اصل حالت میں پہلی بار دیکھا تھا۔۔۔

اسے سوچ کر ہی نا جانے کیا ہوا تھا کہ منت اس کا روز سامنا کرتی تھی۔۔۔

وہ اس کے سامنے جل رہا تھا۔۔۔اس کی چیخے اتنی خوفناک تھی کہ اگر کوئی کمزور دل سن لے تو خوف سے بے ہوش ہو جائے۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ جل کر خاک ہو گیا تھا۔۔۔

اور جب وہ کہتا ہے ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے۔۔۔۔

دعاؤں پر کن فرما دیا گیا تھا۔۔۔

برا کرنے والوں کا انجام برا ہی ہوتا ہے پھر چاہے وہ انسان ہو یا پھر جن۔۔۔۔

حافظ جی نے پڑھائی ختم کی اور منت کے اوپر دم کیا۔۔۔

اور پھر وہ گھر جانے کے لیے روانہ ہو گئے۔۔۔

****

گھر پر آ کر طلحہ منت کو کمرے میں لے گیا۔۔۔

اور بیڈ پر لیٹا دیا۔۔۔چہرے سے خون وغیرہ صاف کر کے وہ اس کے ہوش میں آنے کا انتظار کرنے لگا۔۔۔۔

منت کو دیکھ کر ایسا لگتا تھا جیسے وہ کئی عرصے سے بیمار رہی ہو۔۔۔۔

منت کی پلکوں میں جنبش ہوئی۔۔۔

اس نے آہستہ آہستہ آنکھیں کھولی۔۔۔۔

اور اچانک سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

طلحہ وہ مجھے لے جائے گا پلیز مجھے بچالو پلیز۔۔۔منت نے طلحہ کو دیکھا تو اس کے سینے سے جا لگی۔۔۔۔

منت وہ تمہیں نہیں لے جا سکتا، میں نے تم سے کہا تھا نہ تمہیں میں کہیں نہیں جانے دونگا۔۔۔وہ چلا گیا ہے اب کبھی واپس نہیں آئے گا۔۔۔تم پریشان مت ہو۔۔۔۔طلحہ نے اس کے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پیار سے سمجھایا۔۔۔۔

مطلب؟منت الجھی۔۔۔

مطلب وہ جل کر خاک ہو گیا ہے۔۔۔اب وہ تمہیں تنگ نہیں کرے گا وہ جا چکا ہے۔۔۔طلحہ نے کہا۔۔۔۔

واقع۔۔۔منت کو یقین نہیں آیا۔۔۔

قسم سے۔۔۔طلحہ نے مسکرا کر جواب دیا۔۔۔

شکریہ طلحہ۔۔۔منت نے اسے دیکھ کر کہا۔۔۔

کس لیے؟طلحہ نے آئبرو اچکا کر پوچھا۔۔۔۔

مجھے اس مشکل سے نکالنے کے لیے، میرا ساتھ دینے کے لیے، مجھ پر بھروسہ کرنے کے لیے۔۔۔منت نے تشکرانہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔۔

شکریہ میرا نہیں اللہ کا کرو منت اگر وہ نا ہمارا ساتھ دیتا ہم کچھ نہیں کر سکتے تھے۔۔۔طلحہ نے کہا۔۔۔

ہمم صحیح۔۔۔منت نے شرمندگی سے سر جھکا لیا۔۔۔

وہ تو شاید اسے بھول گئی تھی لیکن وہ نہیں بھولا تھا بے شک وہ اپنے بندوں کو نہیں بھولتا۔۔۔۔

کیا ہوا؟طلحہ نے اس کا چہرہ اوپر کو کیا۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔منت بولی۔۔۔

چلو تیار ہو جاؤں اب میں زیادہ دیر تمہیں ایسے نہیں دیکھ سکتا ڈر لگ رہا ہے مجھے۔۔۔۔طلحہ نے ہنستے ہوئے

کہا۔۔۔

کیا مطلب؟منت بولی۔۔۔

چڑیل لگ رہی ہو تم۔۔۔تیار ہو جاؤ سب نیچے ہمارا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔طلحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

طلحہ تم بہت بد تمیز ہو۔۔۔منت اٹھ کر آئینے کے سامنے کھڑی ہو گئی۔۔۔

منت نے اپنا چہرہ دیکھا چہرے پر جگہ جگہ نشانات۔۔۔آنکھوں کے نیچے ہلکے۔۔۔بکھرے ہوئے بال۔۔۔وہ صدیوں کی بیمار لگ رہی تھی۔۔۔منت نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔۔۔

پریشان مت ہو یہ سب بھی ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔طلحہ نے اسے اداس دیکھ کر کہا۔۔۔

ہمم۔۔۔منت سر ہلاتی ہوئی تیار ہونے چلی گئی۔۔۔

****

منت نیچے آئی تو سب اس کے ہی منتظر تھے۔۔۔منت سب سے مل کر بہت خوش ہوئی۔۔۔

سب سے ملنے کے بعد منت آکر ماہین کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔۔

ردا کہاں ہے؟منت نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ تم سے ڈر رہی ہے۔۔۔طلحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

کیوں؟منت حیران ہوئی۔۔۔

تم نے اسے ڈرایا تھا نہ بے چاری اب تک ڈری ہوئی ہے۔۔۔حمزہ نے بھی اسے تنگ کیا۔۔۔

میں نے؟منت بولی۔۔

جی ہاں۔۔۔اب ماہین بھی شروع ہو چکی تھی۔۔۔

اچھا۔۔۔مجھے یاد نہیں۔۔۔منت نے سر جھکا لیا۔۔۔

کہاں ہے ویسے وہ؟منت نے پوچھا۔۔۔

میں یہاں ہوں۔۔۔ تمہیں تنگ کر رہے ہیں یہ لوگ۔۔۔ردا نے پیچھے سے اس گلے میں ہاتھ ڈالے۔۔۔

منت نے اٹھ کر اسے گلے لگا لیا۔۔۔

ایم سوری یار۔۔۔منت بولی۔۔۔

اٹس اوکے۔۔۔تم اپنے ہوش میں نہیں تھی۔۔۔ردا مسکرا دی۔۔۔

***

منت دیکھو بیٹا جس طرح دنیا میں انسان ہے اس طرح جن بھی ہے۔۔۔بس وہ ہماری نظر سے اوجھل ہے۔۔یہ بھی اللہ کی طرف سے ہمارے لیے ایک مہربانی ہے کہ وہ ہمیں نظر نہیں اتے۔۔۔

ان کے وجود کو ناماننا سراسر بے وقوفی ہے کیونکہ اللہ باری تعالیٰ نے اور بھی مخلوقات بنائی ہیں۔۔۔جس کے بارے میں ہمیں علم تک نہیں۔۔۔

جنات کو جھٹلا کر لوگ اکثر مشکل میں پڑ جاتے ہیں۔۔۔

منت بیٹا لڑکیوں کا اس طرح سے تیار ہو کر،بال کھلے چھوڑ کر،خوشبو لگا کر باہر جانا ٹھیک نہیں۔۔۔اللہ نے عورت کو پردے کا حکم دیا تاکہ وہ محفوظ رہے۔۔۔

اسلام میں عورت کا اس طرح سے تیار ہو کر خوشبو لگا کر باہر جانا جائز نہیں۔۔۔اس میں اس کی بہتری ہی ہے۔۔۔

دوسرے پہلو سے دیکھو تو خوشبو سے ہی جنات پیچھے پڑ جاتے ہیں کیونکہ انہیں خوشبو پسند ہے۔۔۔

اللہ کے ہر کام میں بہتری ہوتی ہے بیٹا اس کے ایک کام میں ہزاروں مصلیحتیں چھپی ہے ہماری پاس نہ وہ آنکھیں ہے جو ہم ان کو دیکھ سکے نہ وہ عقل جو اس مصلحت کو سمجھ سکے۔۔۔۔

اس لیے اچھا ہے کہ اس کے فیصلہ پر سر جھکا دے۔۔۔۔

بیٹا لڑکیوں کا باہر یوں گھومنا پھرنا ٹھیک نہیں ہے۔۔اللہ نے عورت کو چار دیواری میں رہنے کا حکم دیا ہے۔۔۔

اور اس چار دیواری میں وہ ہر چیز سے محفوظ رہتی ہے۔۔۔

اور مشکلوں سے آزمائشوں سے گھبرایا مت کرو اللہ انہیں ہی آزمائش میں ڈالتا ہے جنہیں وہ چاہتا ہے۔۔۔حافظ جی ٹھہر ٹھہر کر اسے سمجھا رہے تھے۔۔۔۔

منت خاموشی سے بیٹھی سب سن رہی تھی۔۔۔

آپ نماز پڑھتی ہو؟ حافظ جی نے پوچھا۔۔۔

منت نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

آپ نماز پڑھنا شروع کرو اللہ کو یاد کرو اور آئندہ ان سب باتوں کا خیال رکھنا۔۔۔

خوش رہو۔۔۔حافظ جی نے منت کے سر پر ہاتھ رکھ کے دعا دی۔۔۔

منت مسکرا دی۔۔۔۔

****

اللہ پاک میں تیری بے حد شکر گزار ہوں کہ تو نے اس مشکل سے مجھے نکال دیا میں تو تجھے بھول ہی گئی تھی شاید۔۔۔

مجھے بخش دے میں تیری دی گئی نعمتوں میں اتنا کھو گئی کہ اس کا شکر ادا کرنا بھی بھول گئی۔۔۔

اللہ پاک مجھ سے ناراض مت ہوئے گا پلیز میں تیری محبت کی عادی بندی ہوں تیری نفرت، تیرا غصہ میں برداشت نہیں کر پاؤں گی۔۔۔

مجھ پر رحم فرما۔۔۔میری گناہوں کو معاف فرما۔۔منت شکرانے کے نفل ادا کر کے اپنی رب کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلائے اپنے گناہوں کی معافی مانگ رہی تھی۔۔۔

منت نے آج کافی وقت پر خود کو پر سکون محسوس کیا تھا مانو سارا بوجھ اتر گیا ہو۔۔۔

بے شک سکون اللہ کے ذکر میں ہے۔۔۔۔

دعا مانگ کر منت نے جائے نماز اٹھا کر رکھی اور بیڈ پر آ کر بیٹھ گئی۔۔برابر میں بے خبر سوئے طلحہ پر نظر پڑی تو بے اختیار مسکرا اٹھی۔۔۔

اس نے ایک بار پھر خدا کا شکر ادا کیا کہ اس نے اسے اتنا محبت کرنے والا شوہر دیا جس نے کسی بھی مشکل میں اسے اکیلا نہیں چھوڑا۔۔۔

طلحہ تم نے مجھ سے پوچھا تھا نا کہ میں تم سے محبت کرتی ہوں۔۔۔میں تمہیں بتانا چاہتی ہوں میں تم سے محبت نہیں بلکہ عشق کرتی ہوں میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ تم مجھے اس طرح سے مل جاؤ گے تمہیں پا کر میں بہت خوش ہوں۔۔۔منت آہستہ آہستہ بول رہی تھی۔۔۔اس کے چہرے پر ایک عجب سی خوشی تھی۔۔۔۔

طلحہ کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔۔۔۔

واقع؟اس نے جھٹ سے آنکھیں کھول دی۔۔۔۔

تم جاگ رہے ہو؟منت سٹپٹا گئی۔۔۔

بلکل اب بتاؤ کیا کہہ رہی تھی؟طلحہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

کچھ نہیں میں نے کچھ کہا کیا کچھ بھی نہیں۔۔۔۔منت ہنسنے لگی۔۔۔۔

بتاؤ۔۔طلحہ نے اسے گھورا۔۔۔

تم نے کچھ سنا کیا؟منت نے پوچھا۔۔۔

ہاں۔۔۔طلحہ بولا۔۔۔

تو پھر کیوں پوچھ رہے ہو سو جاؤ نیند آ رہی ہے مجھے۔۔۔منت مسکراہٹ دبا کر بولی اور لیٹ گئی۔۔۔

منت بتاؤنہ۔۔۔طلحہ نے اسے ہلایا۔۔۔

لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔۔۔

ہار مانتے ہوئے طلحہ بھی منہ بناتا ہوا لیٹ گیا۔۔۔

مجھے تم سے محبت نہیں عشق ہے۔۔۔منت نے اس کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔

طلحہ کا دل جھوما اٹھا۔۔۔اس کے اس پیارے سے انداز پر۔۔۔

منت نے آج کافی دن بعد سکون محسوس کر رہی تھی۔۔۔

بے شک سکون اللہ کے بنائے پاکیزہ رشتوں میں ہے۔۔۔

***

منت نے اب نماز پڑھنا شروع کر دی تھی۔۔۔کبھی کبھی اسے اپنا ماضی یاد آتا تو رونگھٹے کھڑے ہو جاتے وہ سب بھولنے کے لیے ابھی اسے کچھ وقت درکار تھا۔۔۔

ایک طویل امتحان کے بعد آج وہ دونوں ایک ساتھ بہت خوش تھے۔۔۔

طلحہ نے ثابت کر دیا تھا کہ وہ منت سے سچی محبت کرتا ہے۔۔۔۔

بے شک محبت کرنے والوں کے لیے ❤ □ □

نکاح سے بہتر کوئی چیز نہیں □ ❤ □ □

****

ختم شد